المقالة الأولى

أربع قصائد عربية نادرة في معاني «الخال»

- القصيدة الأولى: لابن هشام اللخمي المتوفى حوالي عام ٥٧٧هـ.
- " الثانية: لابن بري المقدسي المصري المتوفى عام ٥٨٢هـ.
- " الثالثة: لأبي محمد القسنطيني النحوي من علماء القرن السادس الهجري.
- " الرابعة: للمعلم بطرس كرامة الحمصي المتوفى عام ١٨٥١م.

وإن هذه القصائد اللغوية الأربعة نشرت بالشرح والتحقيق باللغة الأردية تحت عنوان:

خال کے لغوی معانی اور عربی کے چار اہم قصیدے

في أعداد مجلة «آثار جديدة» الشهرية: عدد يناير-فبراير ٢٠٢١م، وعدد مارس-مايو ٢٠٢١م، وعدد يونيو-يوليو ٢٠٢١م، وعدد أغسطس-سبتمبر ٢٠٢١م

هذا، وقد اضطرت المجلة إلى جمع أعدادها بسبب انتشار كرونا وائرس ولاك داؤن في تلك المدة.

كاتب المقال

أبو القاسم عبد العظيم

الأستاذ بالجامعة الأثرية دار الحديث مئوناتھ بھنجن-الهند

٤/١١/١٤٤٣هـ — ٤/٦/٢٠٢٢م

يوم السبت

الملاحظة: نشرت المقالة مشتملة على قصيدتين الأوليين من قبل في مجلة «محدث» الصادرة من الجامعة السلفية-بنارس-الهند تحت إدارة صاحب الرحيق المختوم الشيخ صفي الرحمن المباركفوري-رحمه الله- في أعداد سبتمبر، أكتوبر وديسمبر عام ١٩٨٧م، وأعداد يناير ومارس من عام ١٩٨٨م — وأعيدت نشرته حاليا في مجلة «آثار» بإضافة القصيدتين الأخريين — ولله الحمد.

Scanned with CamScanner

خامس 11

ISLAMIC RESEARCH INSTITUTE
1983
ادارہ تحقیقات اسلامی مئو

حق کا داعی کتاب وسنت کا ترجمان

مجلّہ آثار جدید

ادارہ تحقیقات اسلامی

پوسٹ باکس نمبر ۳، مئوناتھ بھنجن، ۲۷۵۱۰۱،

مئو، یوپی (انڈیا)

Regd. (R.N.I.) 47978/88-D.N. 25 (?) S.D.M., MAU

MONTHLY AASAR JADEED

P. O. BOX NO. 3, MAUNATH BHANJAN - 275101, MAU (U.P.) INDIA

نورامنٹ تیل

دردسے فوراً آرام

جوڑوں کا درد، کمر درد، گھٹیا کا درد، چوٹ، موچ، پنڈلی کا درد، کٹنے، سوجن میں نہایت تیز اثر دوا

Rahat تیار کردہ: راحت انڈسٹریز، نینی۔ الہ آباد

ADVANCE FORMULA

تیز اثر

نورانی تیل

ایڈوانس فارمولہ

جوڑوں کا درد، کمر درد، چوٹ، موچ، سوجن وغیرہ میں نہایت تیز اثر وکامیاب دوا

INDIAN CHEMICAL CO.
Naini, Allahabad Ph : 0532-2697131 Fax : 2696651

نورامنٹ اسٹرانگ

دردسے فوراً آرام

جوڑوں کے درد، بدن کے درد

گھٹیا کا درد، کمر اور گھٹنوں کا درد، چوٹ موچ میں نہایت مفید

Rahat تیار کردہ: راحت انڈسٹریز، نینی۔ الہ آباد

خالص جڑی بوٹیوں سے بنی مجرب دوا

کفنال

جلد آرام مستقل آرام

سردی، زکام، کھانسی، انفلوئنزا، گلے کی خراش کی کامیاب وتیز اثر دوا

Rahat تیار کردہ: راحت انڈسٹریز، نینی۔ الہ آباد

ISLAMIC RESEARCH INSTITUTE

P. O. BOX NO. 3, MAUNATH BHANJAN - 275101, MAU (U.P.) INDIA

Scanned with CamScanner

''خال'' کے لغوی معانی

اور عربی کے چار اہم قصیدے

ابوالقاسم عبدالعظیم
جامعہ اثریہ دارالحدیث، مئو

(قسط/۱)

مکتبہ الحرم النبوی کے اوراق پارینہ میں مجموعہ نمبر (۸۰/۸) کی ورق گردانی کے دوران آٹھ اشعار پر مشتمل عربی کا ایک کرم خوردہ قصیدہ ہاتھ آیا۔ مغربی اندلسی رسم الخط اور ناصاف تحریر کی خواندگی اگر ایک طرف مشکل ودشوار تھی تو دوسری طرف کچھ حروف کیڑوں کی نذر بھی ہو چکے تھے، بصد مشکل قصیدہ میں سے جو پڑھا جا سکا وہ ٹھیک ہے، اور جو نہ پڑھا جا سکا اسے جوں کا توں نقل کیا گیا۔ اشعار کے اختتام پر لکھا ہوا ہے۔

''هٰذه الأبيات للإمام أبى عبد الله محمد بن أحمد بن هشام اللخمى فى معانى الخال فى اللغة ما عدا البيت الأخير لسعيد [۱]حسن الزياتى [۲] رحمهم الله''۔

معلوم ہوا کہ اس قصیدے کا مؤلف یا ناظم ابن ہشام لخمی ہے اور اس کے اشعار کی تعداد سات ہے [۳]

آٹھواں شعر سعید حسن زیاتی نے اضافہ کیا ہے [۴]

ابن ہشام لخمی کا شمار اندلس کے مشہور علماء لغت میں ہوتا ہے، نام، نسب، اور کنیت یہ ہے:

أبو عبد الله محمدبن أحمد بن هشام بن إبراهيم بن خلف، اللخمى [۵] النحوى، اللغوى،

---

[۱] غالباً ''لسعيد حسن الزياتى'' لکھا ہے، لیکن کتابت یہ ہے ''لسيعيه''

[۲] سعید حسن الزیاتی کا تذکرہ بھی ہمیں حاصل نہ ہوسکا۔

[۳] ابن دحیہ (م-۶۳۳ھ/۱۲۳۵ء) نے ''المطرب فی اشعار اہل المغرب'' (ص:۱۸۳ طبعۃ القاہرہ ۱۹۵۴ء تحقیق: ابراہیم الابیاری، وص ۱۶۸ طبعۃ الخرطوم ۱۹۵۴ء، تحقیق: مصطفیٰ عوض الکریم، اور علامہ سیوطی نے ابن دحیہ کے واسطہ سے ''بغیۃ الوعاۃ'' (۴۹/۱) میں اس قصیدہ کے صرف چار اشعار نقل کئے ہیں۔

[۴] لیکن مصادر میں آٹھواں شعر ہمیں دستیاب نہ ہوسکا۔

[۵] عرب کے مشہور قبیلہ ''لخم بن عدی'' کی طرف منسوب ہے جو جزیرۂ عرب سے نکل کر عراق، شام، مصر، روم اور اندلس =

Scanned with CamScanner

السبتی[۶]، الإشبیلی [۷]۔اندلس کے مشہور شہر ''اشبیلیہ'' میں پیدا ہوئے ، مدتِ دراز تک مغرب کے شہر ''سبتۃ'' میں قیام کیا اور درس و تدریس کا اہتمام کرتے رہے [۸]۔عربی زبان و ادب اور اصول و قواعد کے ساتھ ساتھ لغت و لسانیات میں درک حاصل تھا، کچھ نظم و شعر اور علم نجوم کا سلسلہ بھی رکھتے تھے۔

ابن ہشام لخمی نے مختلف فنون میں کتابیں بھی لکھیں جن کے نام یہ ہیں:

تعلیم البیان[۹]،شرح الفصیح فی اللغة [۱۰]، شرح قصیدة أبی علی البغدادی فی الهیئة [۱۱]، شرح مقصورة ابن درید، (دیکھو: الفوائد المحصورة فی شرح المقصورة)، شرح الفصول الخمسین لابن عبد المعطی فی النحو [۱۲] شرح قصیدة الهاشمی فی ترحیل النیرین [۱۳] شرح قصیدة الحریر ی

=وغیرہ میں آباد ہوا۔شاہانِ عراق آل منذر اور شاہان اشبیلیہ بنو عباد اسی قبیلہ کے افراد تھے (تفصیل کے لئے: معجم قبائل العرب ۳/۱۰۱۱-۱۰۱۲ و ۵/۳۶۵ مؤلفہ: عمر رضا کحالہ مع مراجع مذکور)

[۶] ہدیۃ العارفین (۲/۹۷) میں ''البستی'' تحریر ہے۔مگر ''بست'' بالضم افغانستان کا شہر ہے جو کابل کے علاقہ میں غزنہ اور ہراۃ کے درمیان واقع ہے (القاموس المحیط ، مادہ ''بست'' ۱/۱۴۳، فتح المغیث سخاوی: ۱/۶۴)

[۷] بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۸ بحوالہ ''رحلۃ التجیبی''

[۸] اسی لئے ابن الابار نے ان کا شمار غرباء اندلس میں کیا ہے اور ابن عبد الملک نے اس کی تائید کی ہے۔(التکملۃ لابن الابار ۲/۶۷۵-۶۷۶، مجلۃ معہد المخطوطات العربیۃ-القاہرہ جلد ۳ جزء ۱ ص ۱۴۹ / ۱۹۵۷ء بحوالہ الذیل والتکملہ السفر السادس مخطوطہ: پیرس، فرانس)

[۹] بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۸، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷، ایضاح المکنون ۱/۲۹۹ و ۳۶۸۔ کتاب کا موضوع غالباً علم البیان ہے، لیکن مصادر میں اس کی کوئی تفصیل نہیں۔

[۱۰] ابو العباس احمد بن یحیٰ ثعلب (م-۲۹۱ھ/۹۰۴ء) کی مشہور کتاب ''الفصیح'' کی شرح ہے، عالمی کتب خانوں میں اس کے متعدد نسخے موجود ہیں۔تبصرہ اور نسخوں کی تعداد کے لئے ملاحظہ ہو: ابن درستویہ ص ۱۵۲، تالیف عبد اللہ الجبوری اور الدراسات اللغویہ فی الاندلس ص ۸۵ و ۱۲۰- ۱۳۰۔ نیز دیکھو: بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۹، کشف الظنون ۲/۱۲۷۳، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷۔

[۱۱] کشف الظنون ۲/۱۳۴۵، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷۔

[۱۲] ہدیۃ العارفین ۲/۹۷، کشف الظنون ۲/۱۲۶۹-۱۲۷۰۔

[۱۳] صاحب الدراسات اللغویہ فی الاندلس کے بیان کے مطابق یہ رسالہ مفقود ہے۔اور یہی وہ رسالہ ہے جو ''شرح قصیدہ ابی علی البغدادی فی الهیئۃ'' کے نام سے موسوم ہے، لیکن فاضل مصنف نے اپنے دعویٰ پر کوئی دلیل قائم نہیں کی (دیکھو:

فی الظاء [۱۴] الفصول فی النحو [۱۵] الفصول و الجمل فی شرح أبیات الجمل و إصلاح ما وقع فی أبیات سیبویه و فی شرحها للأعلم من الوهم و الخلل [۱۶]الفوائد المحصوره فی شرح المقصوره [۱۷] لحن العامه [۱۸] المجمل فی شرح أبیات الجمل [۱۹]، نکت علی شرح الأعلم (الشنتمری) لشواهد کتاب سیبویه [۲۰]. المدخل إلی تقویم اللسان [۲۱]

الدراسات ص:۸۶)

[۱۴] الدراسات اللغویۃ فی الاندلس ص ۸۶- یہ رسالہ بھی مفقود ہے۔

[۱۵] ہدیۃ العارفین ۲/۹۷، بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۹۔ ''الفصول'' غالباً یہ نام اجمالی ہے، تفصیلی نام ''الفصول والجمل'' الخ ہے۔

[۱۶] الدراسات اللغویۃ فی الاندلس ص ۸۵، بحوالہ التکملہ (۲/۶۷۵) والبغیۃ (۱/۴۹) مولف الدراسات ....نے ''البغیہ'' کے حوالے سے یہ عبارت نقل کی ہے: ''ظهر کانه کتابان، و لیس هو کذلک''۔

لیکن بغیۃ الوعاۃ مولفہ سیوطی میں یہ عبارت موجود نہیں، لہٰذا احتمال ہے کہ مولف نے البغیہ سے ''بغیۃ الملتمس''، للضبی مراد لیا ہو۔لیکن یہ بات بھی قرین قیاس نہیں، نیز تکملہ میں نام: ''اصلاح ماوقع......'' الخ مذکور ہے۔

کتاب مذکور، خزانۃ الادب، مولفہ عبد القادر بغدادی (م-۱۰۹۳ھ/۱۶۸۲م) کے اہم ترین مصادر میں سے ہے، علامہ عبد العزیز میمنی نے ''اقلید الخزانہ'' میں اس کتاب کا نام ''شرح ابیات الجمل للزجاجی'' لکھا ہے (اقلید الخزانہ ص:۴۰) دمشق کے کتب خانہ ابو الیسر عابدین میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے (الاعلام ۱۰/۱۸۵)

[۱۷] کشف الظنون ۲/۱۸۰۸، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷، الدراسات اللغویہ فی الاندلس ص ۸۵ و ۱۸۰ دیگر مراجع میں اس کا نام ''شرح المقصورہ'' یا ''شرح الدریدیہ'' وغیرہ لکھا ہے، ملاحظہ ہو: بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۹، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷، وفیات الاعیان ۴/۳۲۳، الوافی بالوفیات ۲/۱۳۱۔ نیز تبصرہ کے لئے ملاحظہ ہو: الدراسات اللغویہ فی الاندلس ص:۱۷۹-۱۸۳، تاریخ النقد الادبی فی الاندلس ص: ۱۴۸-۱۶۱ عالمی کتب خانوں میں اس کتاب کے سترہ قلمی نسخے موجود ہیں (بروکلمن: تاریخ الادب العربی ۲/۱۸۰)

[۱۸] بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۹، کشف الظنون ۲/۱۵۴۸، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷، مزید تفصیل دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے شبہ ہے کہ اس کتاب کا اصل نام المدخل الی تقویم اللسان ہے۔

[۱۹] بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۹۔

[۲۰] کورکیس عواد نے ''سیبویہ امام النحاۃ'' (ص ۴۳ و ۸۸) میں اس کتاب کا نام اسی طرح لکھا ہے۔بغیۃ الوعاۃ (۱/۴۹) میں: یہ ''نکت علی شرح ابیات سیبویہ للأعلم'' اور ہدیۃ العارفین (۲/۹۷) میں: ''النکت علی کتاب سیبویہ'' تحریر ہے، التکملہ (۲/۶۷۵) میں: ''اصلاح ماوقع...'' الخ مذکور ہے، جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے۔

[۲۱] بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۸، الدراسات اللغویۃ فی الاندلس ص ۸۴ و ۸۵، ۸۶، کشف الظنون ۲/۱۶۴۱، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷، =

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

ابن ہشام لخمی کی تالیفات میں دو کتابوں کے نام اور بھی لئے گئے ہیں:

الجمل فی النحو[۲۲]، المقرب فی النحو[۲۳]

علامہ سیوطی کے بیان کے مطابق ابن ہشام لخمی کی کتابوں کے راوی ابوعبداللہ بن الغاز ہیں۔ مصادر نے ابن ہشام لخمی کے سن وفات کی تعیین میں شدید اضطراب ظاہر کیا ہے۔

رضا عبدالجلیل الطیار و ڈاکٹر صالح حاتم الضامن اور دیگر محققین کے نزدیک سن وفات ۵۷۷ھ ہے[۲۴]

=صاحب کشف الظنون نے ''المدخل الی تقدیم اللسان وتعلیم البیان'' کے نام سے اس کتاب کا تعارف کیا ہے، لیکن ''تعلیم البیان'' کا اضافہ ظاہر کرتا ہے کہ کتاب کا مکمل نام ایسا ہی ہے، حالانکہ اوپر ''تعلیم البیان'' کو دوسرا رسالہ ثابت کیا گیا ہے غالباً بغیۃ الوعاۃ کی ترتیب سے مصنف کو وہم ہوا ہے، یا اس کوریال کا دوسرا نسخہ معتبر ہے۔ اس کوریال کی لائبریری میں اس کے دو قلمی نسخے موجود ہیں، پہلے نسخہ پر کتاب کا نام ''الرد علی الزبیدی فی لحن العوام'' لکھا ہے اور دوسرے پر ''المدخل الی تقویم اللسان وتعلیم البیان'' مرقوم ہے، فہرست کے نمبرات بالترتیب ۴۶ اور ۹۹ ہیں۔

اندلسی عالم لغت کی اہم ترین کتاب جس میں ''لحن عامہ'' کے عنوان پر سیر حاصل بحث ہے۔ معاصر علماء لغت و ماہرین لسانیات کی خاص توجہ کے باوجود مکمل نہ چھپ سکی۔ عراقی وزارۃ الثقافۃ والاعلام کے مجلّہ ''المورد'' میں ڈاکٹر صالح حاتم الضامن۔ کلیۃ الآداب، جامعہ بغداد نے المدخل کو قسط وار شائع کیا المورد ج ۱۱، العدد ۳، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء ص: ۷۵-۱۰۴ میں المدخل کی پانچویں قسم طبع ہوئی۔

البتہ کتاب مذکور پر تبصرہ کے لئے ملاحظہ ہو: الدراسات اللغویۃ فی الاندلس ص ۸۶-۱۰۸۔

[۲۲] بالترتیب جرجانی اور زجاجی کی کتاب ''الجمل فی النحو'' مع تعلیقات وشروح کے ذکر کے بعد حاجی خلیفہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے: کشف الظنون ۱/۶۰۵) لیکن صاحب الدراسات اللغویۃ فی الاندلس نے اسے حاجی خلیفہ کا وہم قرار دیتے ہوئے یہ دلیل قائم کی کہ فاضل مصنف نے زجاجی کی ''الجمل'' کی شرحوں میں لخمی کی شرح کا ذکر نہیں کیا۔ (الدراسات ص ۸۶) حالانکہ ان کی شرح ''الجمل ....'' الخ مصادر میں مذکور ہے، لہٰذا میم کی تصحیف کے بعد یہی کتاب ''الجمل'' -بغیر میم- بن گئی۔

[۲۳] ایضاح المکنون ۲/۵۴۵، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷۔

دراصل یہ کتاب ابن ہشام فہری معروف بہ ''ابن الشواس'' کی تالیف ہے، جس کی شرح احمد بن عبدالنور مالقی نے کی ہے۔ (دیکھئے: رصف المبانی فی شرح حروف المعانی، مقدمۃ التحقیق) لیکن اسماعیل پاشا بغدادی نے مذکورہ مصادر میں اسے ابن ہشام لخمی کی طرف غلط طور سے منسوب کیا ہے (الدراسات اللغویۃ فی الاندلس ص: ۸۶)

[۲۴] الدراسات اللغویۃ فی الأندلس ص: ۸۵، ۱۲۰، ۱۷۹، مجلّہ المورد (جلد ۱۱/ شمارہ ۳/ ص: ۷۵)

کورکیس عواد، اسماعیل پاشا بغدادی اور حاجی خلیفہ نے ۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء تحریر کیا ہے[۲۵]

صاحب کشف الظنون کے بیان کے مطابق ۶۰۰ھ کے حدود میں وفات پائی[۲۶]۔ نیز انہیں کے بیان کے مطابق ۶۰۰ھ سے پہلے فوت ہوئے[۲۷]۔ نیز انہیں کا تیسرا بیان یہ ہے کہ ۵۷۰ھ کے حدود میں انتقال کیا[۲۸]۔ نیز انھیں کے بیان کے مطابق ۴۳۰ھ کے حدود میں زندہ تھے[۲۹]۔ نیز انہیں کے بیان کے مطابق ۵۵۷ھ میں زندہ تھے[۳۰]۔ اور علامہ سیوطی کا خیال بھی یہی ہے[۳۱]۔

0 دوسرا قصیدہ تیرہ اشعار پر مشتمل ہے اور علامہ ابن منظور افریقی[۳۲] نے ''لسان العرب[۳۳]'' میں ابن بری کے حوالہ سے اس کا ذکر کیا ہے[۳۴]۔

ابن بری: ابومحمد عبداللہ بن عبدالجبار، المقدسی الاصل، المصری اپنے زمانہ کے مشہور نحوی اور معتبر لغوی ہیں۔ آپ نے جوہری[۳۵] کی مشہور کتاب ''الصحاح[۳۶]'' .... پر حواشی

[۲۵] سیبویہ امام النحاۃ ص: ۴۳ و ۸۸- ایضاح المکنون ۱/۲۹۹، ۵۴۵، ہدیۃ العارفین ۲/۹۷۔ کشف الظنون: ۱/۶۰۵۔

[۲۶] کشف الظنون ۲/۱۲۷۳۔

[۲۷] ایضاً ۲/۱۵۴۸۔

[۲۸] ایضاً ۲/۱۲۷۰، ۱۶۴۱، ۱۸۰۸۔

[۲۹] ایضاً ۲/۱۳۴۵۔

[۳۰] ایضاً ۲/۱۲۷۳، ۱۸۰۸- اور یہ زیادہ تعجب خیز ہے۔

[۳۱] بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۹۔

[۳۲] جمال الدین ابوالفضل محمد بن مکرم بن علی بن احمد الانصاری، الافریقی، ثم المصری، رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہیں۔ ادب عربی کی اکثر ضخیم کتابوں کی تلخیص کی اور لغت کی ضخیم کتاب ''لسان العرب'' تالیف کی۔ محرم ۶۳۰ء میں پیدا ہوئے اور شعبان ۷۱۱ھ میں وفات پائی۔ (الدرر الکامنہ مؤلفہ ابن حجر عسقلانی، بغیۃ الوعاۃ ۱/۲۴۸)

[۳۳] ''لسان العرب'' متعدد بار ۱۶/تا ۲۰ جلدوں کے مابین چھپ چکی ہے۔ یوسف الخیاط اور ندیم مرعشلی کی کاوشوں سے حروف تہجی کی ترتیب پر دار لسان العرب۔ بیروت سے شائع ہوئی جو مزید خصوصیات کی حامل ہے۔

[۳۴] لسان العرب مادہ ''خیل''۔

[۳۵] ابونصر اسماعیل بن حماد الجوہری، مشہور لغوی اور ''تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ'' کے مصنف، نیشاپور کی علمی مجالس کی زینت تھے، چوتھی صدی ہجری کے انقراض سے کچھ پہلے ہی وفات پائی (بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۴۶-۴۴۸، مقدمۃ الصحاح ص ۱۰۸-۱۱۰)

[۳۶] اصل نام ''تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ'' ہے۔ احمد عبدالغفور عطار مکی۔ حفظہ اللہ کی کاوشوں سے ۱۹۵۶ء میں قاہرہ سے ۶/

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

لکھے[۳۷]۔ اور علم وفن کی دوسری کتابیں بھی تالیف کیں جن میں:

(۱) اللباب فی الرد علی ابن الخشاب فی رده علی الحریری فی درة الغواص [۳۸]

(۲) الرد علی الحریری فی درة الغواص [۳۹]

زیادہ مشہور ہیں[۴۰]۔

قاہرہ میں پیدا ہوئے، مشاہیر اہل لغت سے تعلیم حاصل کی اور وہیں ۵۸۲ھ/ ۱۱۸۷ء میں وفات پائی[۴۱]۔

''خال'' کے معانی کے بارے میں ابن بری کا قصیدہ محتمل ہے کہ انھوں نے خود کہا ہے یا کسی اور شاعر کا ہے۔ جسے ابن بری نے صحاح کے حواشی میں ضم کرلیا ہے، بہرصورت صاحب لسان العرب کے الفاظ یہ ہیں:

''قال: و هذه الابيات تجمع معانی الخال'' [۴۲]

جلدوں میں شائع ہوئی، ۱۹۸۲ء میں طبع ثانی کی نوبت آئی، معتد بہ مقدمہ الگ سے ایک جلد میں شائع ہوا۔ قافیہ کی ترتیب پر لغت کی پہلی کتاب ہے۔ ابن منظور نے ''لسان العرب'' میں اور فیروز آبادی نے ''القاموس المحیط'' میں یہی طرز اختیار کیا (تفصیل کے لئے دیکھو: مقدمۃ الصحاح ص: ۱۰۱، ۱۱۰، و مابعدہا، المزہر ۱/۹۷، محاضرات فی المعاجم العربیہ ص: ۸۶-۹۲، بغیۃ الوعاۃ ۱/۴۴۶-۴۴۸)

[۳۷] احمد عبدالغفور عطار کی تحقیق کے مطابق ابن بری نے ''صحاح'' پر دو حاشیے لکھے ہیں ایک کا نام ''الایضاح فی حاشیۃ الصحاح'' ہے اور دوسرے کا نام ''التنبیہ والافصاح عما وقع من الوہم فی کتاب الصحاح'' ہے۔
ممکن ہے پہلی کتاب ابن بری کی خود تالیف ہو، لیکن دوسری کتاب کا آغاز ابن القطاع (م-۵۱۵ھ) نے کیا تھا۔ ابن بری اس کی تکمیل میں ''وقش'' یا ''وش'' کے مادہ تک پہنچے تھے کہ موت نے انھیں بھی مہلت نہ دی۔ پھر عبداللہ بن محمد البجانی نے اس کی تکمیل کی (مقدمۃ الصحاح ص: ۱۶۱-۱۶۲)

[۳۸] بغیۃ الوعاۃ ۲/۳۴، کشف الظنون ۱/۴۱۔

[۳۹] بغیۃ الوعاۃ ۲/۳۴، کشف الظنون ۱/۴۱۷ دیگر نام ذکر نہیں کیا۔

[۴۰] حاجی خلیفہ نے ابن بری کی کتابوں میں: ''اللباب فی الرد علی ابن الخشاب'' کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ابن الخشاب نے مقامات حریری پر جو استدراکات کئے ہیں، انھیں کا جواب ہے، (کشف الظنون ۲/۱۵۴۲، ۱۷۵۱)

[۴۱] بغیۃ الوعاۃ ۲/۳۴، المزہر ۲/۴۶۷ و ۱/۹۹، مقدمۃ الصحاح ص: ۱۶۱۔

[۴۲] لسان العرب ۱/۹۳۳، مادہ ''خیل''۔

0 اس موضوع پر تیسرا قصیدہ عبداللہ بن محمد بن عبدالغفار بلیغ الدین ابومحمد القسنطینی کا ہے، نحو اور عروض کے عالم تھے۔ افسوس کہ علامہ سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ میں ان کے ذکر میں بخالت کی، اور صرف اتنا کہنے پر اکتفا کیا:

''کان موجوداً فی عشر الستمائة، و له ''قصيدة خالية'' ذكرناها فی الطبقات الكبرىٰ، و مطلعها:

پھر مطلع کے ساتھ ایک شعر اور بھی نقل کیا[۴۳] عرصۂ دراز سے ہمیں اس قصیدہ کی تلاش تھی، اور الحمدللہ اب جب کہ یہ مضمون کمپوز ہو چکا تھا، صلاح الدین الصفدی کی الوافی بالوفیات (۱۷/۳۰۱-۳۰۳) میں ۲۹/اشعار پر مشتمل یہ قصیدہ ہمیں موصول ہوگیا[۴۴] جسے ہم مضمون ھٰذا میں شامل اشاعت کر رہے ہیں۔ ولہ الحمد علیٰ ذلک۔

0 چوتھا قصیدہ ملک شام (سیریا) کے عیسائی شاعر و ادیب معلم پطرس کرامہ کا ہے، اس کے اشعار کی کل تعداد ۲۵/پچیس ہے، اس میں ۲۶/چھبیس بار لفظ ''خال'' استعمال ہوا ہے۔ اس قصیدہ کا قافیہ مضموم ہے جب کہ سابقہ تینوں قصیدے کا قافیہ مکسور ہے۔

معلم پطرس کرامہ، پطرس بن ابراہیم کرامہ ہیں، شام کے شہر ''حمص'' کی معروف شخصیات میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ۱۷۷۴ء میں حمص ہی میں پیدا ہوئے، وہیں ابتدائی اور دیگر تعلیم حاصل کی، جب کیتھولک عیسائیوں کے خلاف شورش کا آغاز ہوا اور ان پر ظلم ڈھائے جانے لگے اور پطرس کے چچا ارمیا کرامہ جو ۱۷۶۲ء سے دمشق کے آرچ بشپ اور لاٹ پادری کے عہدہ پر فائز تھے، ہجرت کر کے اپنے بھائی ابراہیم کرامہ کے پاس آگئے، انہیں دنوں ایک سریانی کیتھولک آرچ بشپ بھی حمص آئے۔ یعقوبی عیسائیوں نے انہیں قبول نہیں کیا تو ابراہیم کرامہ ہی کے مہمان بنے اور کچھ دنوں وہیں پر عبادت خانہ بنایا، پھر علاقہ الجبل میں چلے گئے، لیکن ابراہیم کرامہ کی شکایت حکومت وقت کو کی گئی، گرفتار ہوئے، قید میں ڈالے گئے، بھاری جرمانہ کی ادائیگی کے بعد رہائی ملی، لیکن حمص سے دل ٹوٹ چکا تھا اس لئے اپنے بیٹے کے ساتھ شہر عکا کو، پھر وہاں سے لبنان کو

---

[۴۳] یعنی ۶۱۰ھ کے حدود میں بقید حیات تھے، لفظ ''خال'' پر ان کا ایک قصیدہ بھی ہے جس کو ہم نے ''الطبقات الکبریٰ'' میں درج کیا ہے۔ اس کا مطلع یہ ہے: ''ایا راکب الوجناء ......الخ (بغیۃ الوعاۃ ۲/۵۸)۔

[۴۴] الوافی بالوفیات: ۱۷/۳۰۱-۳۰۳۔

کوچ کیا۔ پطرس کرامہ چونکہ بچپن سے بھی ہشیار واقع ہوئے تھے، اشعار بھی کہتے تھے، ترکی زبان پر عبور حاصل تھا اس لئے امیر لبنان بشیر الشہابی الکبیر تک رسائی حاصل ہوئی۔ ۱۸۱۰ء میں اپنے دونوں بیٹے خلیل و امین کی تعلیم کے لئے پطرس کو دعوت دی۔ ان کی صلاحیت دیکھ کر پنا مقرب ومعتمد بنا لیا۔ ان دنوں لبنانی حکومت کا مالی نظام بدنظمی کا شکار تھا، اور پطرس کرامہ نے مضبوط قانون تیار کیا جو بشیر الشہابی کو کافی پسند آیا، اس لئے پطرس کو ترقی کا اور موقع ملا، نائب امیر لبنان بھی بن گئے۔ ۱۸۴۰ء میں جب حالات کی ناسازگاری سے بشیر الشہابی کو آستانہ میں جلاوطنی اختیار کرنی پڑی تو معلم پطرس کرامہ ان کی تسلی کا باعث ہوئے اور وہ بھی ساتھ ساتھ آستانہ چلے گئے، وہاں بھی انہیں کافی عزت وشہرت ملی حتی کہ حکومت کے ترجمان بن گئے اور اسی عہدہ پر رہتے ہوئے ۱۸۵۱ء میں وفات ہوئی۔

معلم پطرس کرامہ نے دو کتابیں تالیف کیں، شاعری میں بھی کمال حاصل تھا، تین دیوان لکھ ڈالے سوری (شامی) دیوان، مصری دیوان، ترکی (آستانوی) دیوان۔ ۱۸۹۸ء میں صرف سوری دیوان طبع ہوسکا جو سات ہزار اشعار پر مشتمل تھا۔ معلوم نہیں ان کا ''قصیدہ خالیہ'' جس کے اشعار آگے آرہے ہیں ان میں سے کس دیوان میں مندرج تھا۔ معروف ادیب ونقاد جرجی زیدان نے اپنی کتاب ''تراجم مشاہیر الشرق میں معلم پطرس کرامہ کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کے اشعار کے کچھ نمونے بھی لکھے ہیں اور آخر میں ان کا قصیدہ خالیہ پورا پورا نقل کیا ہے [۴۵]۔

O حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے:

''و الخال يطلق لمعان كثيرة، نظمها بعضهم في قصيدة فبلغت نحوا من العشرين. يقال: إنه وجدت قصيدة تزيد على ذلك عشرين أخرىٰ '' یعنی لفظ ''الخال'' کا اطلاق بہت سے معانی کے لئے ہوتا ہے۔ کسی نے ان معانی کو منظوم کیا ہے تو ان کی تعداد بیس تک پہنچی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ایک اور قصیدہ بھی پایا گیا ہے، جس میں مزید دوسرے بیس معانی اور بھی مذکور ہیں [۴۶]۔

معلوم نہیں حافظ ابن حجر کا اشارہ سابقہ تینوں قصیدوں میں سے کسی ایک قصیدے کی طرف ہے یا نہیں؟ یا وہ ان تینوں کے علاوہ ہیں؟ واللہ اعلم

[۴۵] تراجم مشاہیر الشرق فی القرن التاسع عشر مؤلفہ جرجی زیدان (ص:۳۲۹-۳۳۳)

[۴۶] فتح الباری ابن حجر (۲۵۰/۸) مطبوعہ السلفیہ- قاہرہ/۱۳۵۰ھ و (۹۹/۸) مطبوعہ دار الریان- قاہرہ، طبع دوم ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

صاحب الرحیق المختوم مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری رحمہ اللہ کے زمانۂ ادارت میں ماہنامہ محدث بنارس: ستمبر، اکتوبر، دسمبر ۱۹۸۷ء وجنوری ومارچ ۱۹۸۸ء کے پانچ شماروں میں صرف ابن ہشام لخمی اور ابن بری کے دونوں قصیدے پر مشتمل جب یہ مضمون چھپ چکا تھا تو ایک ملاقات میں شیخ محترم نے فرمایا کہ ''ابو القاسم! تمہارے اس مضمون سے کسی کا کوئی فائدہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، لیکن میرا تو خوب فائدہ ہوا۔ صحیح بخاری میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لفظ کی تفسیر میں ایسی مجمل بات کہہ دی ہے کہ شارحین نے اس کے معنی میں اختلاف کیا ہے۔ لیکن اس مضمون میں ڈھیر سارے معانی پڑھ کر میرا مسئلہ خوب حل ہوگیا۔ اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ آمین

شیخ کے یہ چند الفاظ میرے لئے ایسی صعوبتوں کو سر کرنے میں بہت معاون ثابت ہوئے۔ نور اللہ مرقدہ وجزاہ عن الاسلام والمسلمین خیرا۔ آمین

بہرحال اہل لغت نے بھی دیگر شعرائے فن کی طرح لغوی الفاظ ومعانی کے نظم میں طبع آزمائی کی اور تراثی شکل میں ہمارے لئے اس قسم کے بہت سے نمونے چھوڑ گئے۔

''خال'' کے معنی میں موجود ان قصیدوں کی اہمیت اہل لغت کے نزدیک مسلم ہے۔ اشتراک لفظی جو لغت کی ایک خاص صنف ہے، ایسے قصائد کا دستیاب ہوجانا اس صنف لغوی سے انہماک کی روشن دلیل ہے۔

اشتراک لفظی کی تعریف اہل لغت کے نزدیک یہ ہے: ''هو اللفظ الواحد يدل على معنين، مختلفين أو أكثر دلالة على السواء عند أهل تلك اللغة '' [۴۷]

یعنی کسی بھی اہل زبان کے نزدیک ایک ہی لفظ بلا تفاوت دو یا کئی مختلف معانی میں استعمال ہو، لفظ ''عین'' اس کی سب سے بہتر مثال ہے۔ لفظ ''خال'' بھی اسی کے مانند ہے [۴۸]۔

اشتراک لفظی کی بحث آئندہ کبھی تفصیل سے کی جاسکتی ہے۔ طوالت کے خوف سے اسے فی الحال نظر انداز کیا جارہا ہے۔

(جاری)

[۴۷] المزہر: ۳۶۹/۱، بتغییر یسیر۔

[۴۸] الصاحبی فی فقہ اللغۃ ص: ۱۱۴، المزہر ۳۶۹/۱، ۳۷۲، ۳۷۵۔ اور لغت کی دیگر کتابیں بھی ملاحظہ ہوں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

''خال'' کے لغوی معانی

اور عربی کے چار اہم قصیدے

ابوالقاسم عبدالعظیم
جامعہ اثریہ دارالحدیث، مئو

(قسط/۲)

[پہلی قسط کے لئے دیکھیں شمارہ ماہ جنوری-فروری ۲۰۲۱ء]

قارئین کی خدمت میں قصائد اربعہ (چاروں قصیدے) کے اشعار بالترتیب پیش کرنے سے پہلے یہ وضاحت کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل میں ہر ایک قصیدہ میں اشعار کے داہنے جانب انگریزی اعداد میں اشعار کے نمبر، اور ہر ایک شعر میں آمدہ لفظ ''خال'' کی تعداد مذکور ہے۔ بعدہ قصیدہ کے ہر ایک شعر میں لفظ ''خال'' کا الگ الگ تعدادی نمبر انگریزی عدد میں ہی لفظ ''خال'' کے بائیں سرے پر ہے، اور قوسین میں اردو اعداد حاشیہ کے نمبرات ہیں، تاکہ بوقت ضرورت حوالہ اور تحقیق و مراجعہ میں سہولت میسر ہو سکے۔

چنانچہ اولاً قصیدہ خالیہ ابن ہشام لخمی کے اشعار یہ ہیں[۱]:

3,2,1/1	أقول [۲] لخالی 1 و هو یوم[۳] بذی خال 2	یروح و یغدو [۴] فی برود من الخال 3
6,5,4/2	أما ظفرت کفاک[۵] فی العصر الخالی 4	بربة خال 5 لا یرز بها[۶] الخال 6
9,8,7/3	تمر کمر الخال 7 یرتج ردفها	إلی منزل بالخال 8 خلو من الخال 9
12,11,10/4	فلا الخال10 یحمی الخال 11 من سیب لحفها[۷]	بلی هو أمضی فی فؤاد من الخال 12
15,14,13/5	أقامت لأهل الخال 13 خالا 14 فکلهم	یؤم إلیها من صحیح و من خال15

[۱] بغیۃ الوعاۃ سیوطی (۱/۴۹)۔ علامہ سیوطی نے اس قصیدہ کے صرف چار اشعار ذکر کئے ہیں جو بالترتیب یہ ہیں شعر نمبر ۱، ۲، ۳، ۵

[۲] بغیۃ الوعاۃ: ''أقوام لخالی''۔

[۳] بغیۃ الوعاۃ: ''وهو یوما'' اور یہی درست لگتا ہے۔

[۴] بغیۃ الوعاۃ: ''تروح و تغدو'' بصیغہ واحد مذکر حاضر، خطاب کے طور پر۔

[۵] بغیۃ الوعاۃ میں اسی طرح مذکور ہے، مخطوطہ کا رسم الخط اس طرح ہے: ''نبصرت لمغالی''

[۶] بغیۃ الوعاۃ: ''لا یزن بها'' اور غالباً یہی درست ہے۔

[۷] مخطوطہ کا رسم الخط واضح نہیں، ممکن ہے کہ سیب ہو یا سلب یعنی بالیاء یا باللام۔

Scanned with CamScanner

19,18,17,16/6	و خال 16 یخال الخال 17 بعض سنامه	یجر إلی خال18 و ینفر من خال 19
22,21,20/7	لمؤخره خال 20 من الضرب بالعصا	و لو کان خال 21 لن یهب سطوة الخال 22
25,24,23/8	سمعت بخال 23 تخدم الخال 24 نحوه	فسرت سریعا أشتکی محنة الخال 25

اور ثانیاً: قصیدہ خالیہ ابن بری کے اشعار یہ ہیں[۱]:

2,1/1	أتعرف أطلالا شجونک بالخال 1	وعیش زمان کان فی العصر الخالی 2
3/2	لیالی ریعان الشباب مسلط	علی بعصیان الإمارة و الخال3
4/3	و إذ أنا خدن للغوی أخی الصبا	و للغزل المرّیح ذی اللهو و الخال 4
5/4	و للخود تصطاد الرجال بفاحم	وخد أسیل کالوذیلة ذی الخال 5
6/5	إذا رئمت ربعاً رئمت رباعها	کما رئم المیثاء ذو الرثیة الخالی 6
7/6	و یقتادنی منهار خیم دلا لها	کما اقتاد مهرا حین یألفه الخالی 7
8/7	زمان أفدی من مراح إلی الصبا	بعمی من فرط الصبابة و الخال8
9/8	و قد علمت أنی و إن ملت للصبا	إذا القوم کعوّا لست بالرعش الخال 9
10/9	و لا أرتدی إلا المروءة حلة	إذا ضن بعض القوم بالوصب و الخال10
12,11/10	و إن أنا أبصرت المحول ببلدة	تنکبتها و اشتمت خالا 11 علی خال12
14,13/11	فحالف بحلفی کل خرق مهذب	و إلا تحالفنی فخال13 إذا خال 14
15/12	و مازلت حلفا للسماحة و العلی	کما احتلفت عبس و ذبیان بالخال15
16/13	و ثالثنا فی الحلف کل مهند	لما یرم من صم العظام به خالی 16

اور ثالثاً: قسطینی نحوی کا قصیدہ جس کے ابتدائی دو شعر پچھلے دونوں دستیاب ہوئے تھے۔ لیکن الحمد للہ ہماری پیہم کوشش کامیاب ہوئی، اور اب ہم ان کے تمام تر اشعار ذیل میں پیش کر کے قارئین کے ذوق کو تسکین فراہم کرنے میں کامیاب ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اس قصیدہ کے کل اشعار یہ ہیں، صلاح الدین الصفدی لکھتے ہیں[۲]:

قال: و أنشدنی لنفسه القصیدة الخالیة و هی من الطویل:

2,1/1	أیا راکب الوجناء فی السبسب الخالی 1	إذا جئت نجدا عج علی دمن الخال2

[۱] لسان العرب ابن منظور (۱/۹۳۳) مادہ ''خیل''۔

[۲] الوافی بالوفیات صفدی (۱۷/۳۰۱-۳۰۳)

3/2	وقف بـالـلـوى حيث الـريـاض أنيقة	بـذات الـغـضـاغـب الـمـواطر كالخال 3
4/3	و حيـث الـصبـا تثنى الغصون عليلة	تهب فتـذكـى لـوعة الـصـب و الخالى 4
5/4	و مهـمـا أرتك الـجـلهتـان ذوائبا	مـن البـان يثنـى بـانثنـاء علـى الخـال 5
6/5	غـدتهـا بـعـل بـعـد نهـل فـرنـحـت	معـاطفهـا كا لمرزدهى العطف ذى الخال 6
7/6	تهـيـج بهـا الأغـصـان ورق صـوادح	و تبـكـى هـديـلا بـان فى العصر الخالى 7
8/7	فتـلـك الـمـغـانـى معشرى و أحبتى	و ربـع ذوات الأعيـن الـنـجـل و الخـال 8
9/8	ربـوع بهـا أصبحت للهو[۱] و الصبا	و حيـث بهـا ريعـان عمرى كـالخـال 9
10/9	يـخيـل لـى مـن نشـوة الحب أننى	أهـز الـرديـنـى الـمثقف ذا الـخـال 10
11/10	أنـزه سـمـعـى عـن مـلامة نـاصـح	و أعـذل مـن عـذل مـن الـعم و الخـال 11
12/11	و أصـغـى إلـى صوت المهيب إذا دعا	لـراح بـراح مـن أخـى ثـقة خـالـى 12
13/12	إذا أنـا أعـطـيـت الـنـديـم مـدامة	بـروضة حـزن راقـت الطرف و الخال 13
14/13	أجـود بـمـا ضـن الـبـخيـل ببـذلـه	و أحسبنـى كسـرى و قيـصر بالخال 14
16,15/14	إذا أنـت لا تـسـطـيـع رد مـنيتـى	فـدعنـى و لـذاتى و خـال 15 إذن ،خـالى 16
17/15	إليک فـإنـى لا أصيـخ لعـاذل	فـلا تـحـلنى و اكفف ملامک يا خالى 17
18/16	إذا أنـا أتـلـفـت الـذى جـمعت يدى	و عيشک إنـى فـارغ الـقـلب و الخال 18
19/17	عـليـم بـأسبـاب اكتسـاب تخـالنى	إذا مـا حـويـت الـوفر يا صاح كالخال 19
20/18	لـحـى الله مـا لا صـانـه بذل بـاخل	لـعـرض ذميـم الـنـشـر أهجن من خال 20
21/19	و لا أمـنـح الـكـرمـاء إلا غـريـرة	و لا الـقـوم إلا أن غـدا و هـو كالخال 21
22/20	و مـالـى لا أسـمـو إلىٰ طـلـب العلى	و ألـحق أطـواد الـمـبـاريـن بـالخـال 22
23/21	و إن تـخـل سـلمى من وجيب و لوعة	فـلسـت و إن خـانت عهـودى بالخالى 23
24/22	فـقلبى و إن شتت[۱] بها غربة النوى	عـلى حفظ عهد الحب ما عشت كالخالى 24
25/23	قـررت بها عينا على السخط و الرضا	كـقرة عين الرائد الخصب بالخال 25
26/24	خلعت (عهودى؟)[۲] فى الصبابة و الصبا	و مـا أنـا ذا طـوع إذ شـئـت للخـال 26
27/25	و مـا أنـا بـالـهيـابة الأمـر هـائـلا	و ليـس فـؤادى بـاليـراع و لا الخـال 27
28/26	و عـزمـي كـالـغـضـب الجراز مضاؤه	و إنـي بـه لـلـخـطـب إن جل للخالي 28

[۱] الوافی میں: ''شت'' مطبوع ہے۔

[۲] الوافی میں یہ لفظ ساقط ہے، ہم نے اس کا اضافہ کیا ہے۔

29/27	أراعـى عهـودا بـيـنـنـا و مودة	و إن كنت فى وج (و)[۱] كنت بذى الخال 29
30/28	فـلا تتهـمـنـى فـى الـوداد فـإننـى	إذا غيـر البيـن الـمـحبيـن لـلخـالـى 30
31/29	و كـم وقـفة لـى بـالـمـعـالم باكيا	أروى بـدمـع ذاوى الـطـلح و الخـال 31

اس قصیدہ میں لفظ ''خال'' کے استعمال میں جس تکلف اور تکرار کا دخل ہے کہ خود صفدی نے اختتام قصیدہ پر یہ تحریر کیا ہے: قلت: قد تكررت معه القوافى فى مواضع و هى ظاهرة إلا بتكلف كثيرة و توسع زائد[۲]

اور رابعاً: قصیدہ خالیہ معلم پطرس کرامہ کے اشعار مندرجہ ذیل ہیں[۳]:

2,1/1	أمـن خـدهـا الـوردى أفتنک الخال 1	فسـح مـن الأجـفـان مـدمعک الخـال 2
3/2	و أومـض بـرق مـن مـحيـا جمـالهـا	لـعينيک أم مـن ثـغـرهـا أومض الخال 3
4/3	رعـى الله ذيـاک الـقـوام و إن يـكـن	تـلاعـب فـى أعـطـافـه التيـه و الخـال 4
5/4	و لله هـاتيک الـجـفـون فـإنهـا	عـلى الفتک يهواها أخو العشق و الخال 5
6/5	مهـاة بأمى أفتديها و والدى	و إن لام عـمـى الـطيب الأصل و الخال 6
7/6	أرتـنـا كثيـبـاً فـوقـه خيـز رانة	بـروحـى تـلـک الـخيـز رانة و الخـال 7
8/7	غـلائلهـا و الـدر أضـحـى بجيدهـا	نسيـجـان ديـاج الـمـلاحة و الـخـال 8
9/8	و لـمـا تـولـى طـرفهـا كـل مهجة	عـلـى قـدهـا مـن فـرعهـا عقـد الخـال 9
10/9	إذا فتـكـت أهـل الـجـمـال فإنـما	لهن على أهل الهوى الملک و الخال 10
11/10	و ليـس الهوى إلا الـمـروة و الوفا	و ليـس لـه إلا امـرؤ مـاجـد خـال 11
12/11	و كـم يـدعـى بـالـحب من ليـس أهله	و هيهـات أين الحب و الأحمق الخال 12
13/12	مـعـذبتـى لا تـجـحـدى الـحب بيننـا	لـمـا اتهـم الـواشـى فـإنى الفتى الخال 13
14/13	و لـى شيـمة طـابـت ثـنـاء و عـفة	تـصـاحبنـى حتـى يـصـاحبنى الخـال 14
15/14	سلى عن غرامى كل من يعرف الهوى	تـرى أنـنـى رب الـصـبابة و الـخـال 15
16/15	و لا تـسـمـعـى قـول الـعـذول فـإنـه	لـقـد سـاء فيـنـا ظنـه السوء و الخـال 16
17/16	سـعـى بيـنـنـا سـعـى الحسـود فليتـه	أشـلُّ و فـى رجـلـيـه أو ثـقـه خـال 17

[۱] الوافی سے حرف عطف ساقط ہے۔

[۲] الوافی (۲۰۳/۷)

[۳] تراجم مشاہیر الشرق فی القرن التاسع عشر: جرجی زیدان (ص: ۳۳۲-۳۳۳)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

18/17 و ظبية حسـن مـذ رأيت ابتسـامهـا — عشـقـت و لـم تخط الفراسة و الخال 18
19/18 تـوسـم طـرفـى فـى محـاسن و جـهـهـا — فـلاح لـه فـى بـدر سيـمـائهـا خـال19
20/19 إلـى مثـلـهـا يـرنـو الـحـليـم صبابة — و يـعشـقـهـا سـامى النباهة و الخـال 20
21/20 أيـا راكبـاً يـطـوى الـفـلاة ببكـرة — يـاع بهـا الـنـهـد الـمـطـهـم و الخـال 21
22/21 بـعيشـك إن جـئـت الشـآم فعج إلى — مهـب الـصـبـا الـغربى يعن لـک الخال22
23/22 و سـلـم بـأشـواقـى عـلى مـربع عفـا — كـأن ربـاه بـعـدنـا الأقـفـر الـخـال 23
24/23 و إن نـاشـدتـک الـغـيد عنى فقل على — عهـود الهـوى فهـو المحافظ و الخال 24
25/24 و إن قـلـن هـل سـام الـتصبـر بعدنـا — فـقـل صبـره ولـى و فرط الجوى خال 25
26/25 لـكـل جـمـاح إن تـمـادى شـكـيـمـة — و لـكـن جـمـاح الـدهـر لـيس لـه خال 26

اس قصیدہ کا تکلف وتکرار ظاہر پر ہے، اور شاید اس کا زیادہ سبب یہ ہے کہ یہ قصیدہ مضموم القافیہ ہے جب کہ سابقہ تینوں قصیدے مکسور القوافی ہیں۔ اور چونکہ اس میں ناظم کی جانب سے لفظ ''خال'' سے معانی بھی مرقوم نہیں ہیں اس لئے ان میں سے کئی ایک کے مفہوم کی تعیین میں اختلاف واقع ہونا یقینی امر ہے۔

بہرکیف ان قصیدوں میں لفظ ''خال'' کا کس قدر استعمال ہوا ہے، اسے معلوم کرنے کے لئے اشعار کے نمبرات کے پہلو بہ پہلو اور درمیان قصیدہ میں الگ الگ بالترتیب نمبرات دیئے گئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے قصیدہ کے صرف آٹھ اشعار میں یہ لفظ ۲۵ / بار، اور دوسرے قصیدہ کے تیرہ اشعار میں ۱۶ / بار، تیسرے قصیدہ کے انتیس اشعار میں ۳۱ / بار، اور چوتھے قصیدہ کے پچیس اشعار میں کل ۲۶ / بار استعمال ہوا ہے۔ ابن ہشام لخمی کے مخطوطہ میں بین السطور سرخ قلم سے لفظ خال کے معانی تحریر ہیں، اور ابن بری کے قصیدہ میں لسان العرب میں لفظ ''خال'' کے معانی کی نشاندہی بھی کی گئی ہے، اسی طرح قسطنطینی نحوی کے قصیدہ میں صلاح الدین صفدی نے ہر شعر کے بعد اس میں وارد لفظ ''خال'' کے معنی تحریر کر دیئے ہیں جو بالترتیب اس طرح ہیں:

معانی قصیدہ ابن ہشام لخمی: خاکہ نمبر (۱)

1-أخ لأم   2-موضع   3- ضرب من (برود) الیمن؟   4-الماضی
5-(کوئی معنی مذکور نہیں)[۱]   6-من لا زوج له   7-السحابة العظيمة[۱] (السحابة العقيمه)[۲]

---

[۱] لیکن چہرہ کا وہی سیاہ دانہ مراد ہے جو علامت حسن ہے، حافظ شیرازی جس پر اتنا قربان تھے کہ سمرقند و بخارا دینے کو تیار بیٹھے تھے کہ: اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا — بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

[۲] مخطوطہ کا لفظ (ظ) ہے یا (ق) واضح نہیں، لیکن دونوں معنی درست ہیں۔

8-موضع مرتفع۔   9-الرقیب   10-الحلیف
11-الجبال   12- السیف   13-الرأی
14-الرایہ   15-الأعرج   16-الجمل العظیم
17- (کوئی معنی مذکور نہیں البتہ ''سنامہ'' کے اوپر ذروتہ لکھا ہے)[۱]   18-المقیم من مرض
19-الذی یجعل الحاج فی فمه[۲]   20- أثر الضرب   21- فارغ
22-قاطع الطریق   23-اسمح الجواد[۳]   24-الطریق فی الرمل، القفار[۴]
25-الرجل الضعیف

معانی قصیدہ ابن بری: (خاکہ نمبر ۲)

1-اسم للمکان   2-الماضی   3-اللواء   4- من الخیلاء
5-الشأمة   6- العزب   7-من الخلا   8-اخو الأم
9-المنخوب الضعیف   10-نوع من البرود   11-(کوئی معنی مذکور نہیں)[۵]
12-السحاب   13-من المخالاة   14-(کوئی معنی مذکور نہیں)[۶]
15- الموضع   16-القاطع

معانی قصیدہ قسطنطینی نحوی: (خاکہ نمبر ۳)

1- لا أنيس به   2- موضع معروف بنجد   3- برود اليمن الموشاة
4- الذى ليس فى قلبه علاقة من حب   5- المطر الذى يتخيل فى السحب   6- الخيلاء
7- المقتدم   8- أحد الخيلان   9- المتكبر عجبا

---

[۱] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعر میں یہ دوسرا خال ''جبل'' یا ''جبل عظیم'' کے معنی میں ہے۔

[۲] مراد لگام ہے جسے سوار شخص اونٹ کے منہ یا ناک میں لگاتا ہے۔ صرف حاجی ہی ایسا نہیں کرتا۔

[۳] مخطوطہ میں ''السمیع الجواد'' لکھ گیا ہے جو غلط ہے۔

[۴] اگر اس معنی میں لفظ ''خال'' مذکر و مؤنث دونوں استعمال ہوتا ہو تو ''تخدم'' کہنا درست ہے، ورنہ ''یخدم'' کہنا صحیح ہوگا۔

[۵] شاید نمبر 11 اور 12 دونوں ہم معنی ہیں جیسا کہ ''حالا علی حال'' امرؤ القیس کے شعر میں بہ تکرار وارد ہوا ہے:

سموت إليها بعد ما نام أهلها — سمو حباب الماء حالا على حال

[۶] 13 و 14 دونوں ہم معنی ہیں۔

10–اللواء 11– أخو الأم 12– الحسن المخيلة
13– نور معروف بنجد 14– الظن و التوهم 15 و 15– فعلا أمر من المتاركة
17– ترخيم خالد 18– العزب، لازوج له 19– حسن القيام على المال
20– ثوب يستر به الميت 21– الجبل الأسود 22– الأكمة الصغيرة
23– الفارغ 24– الملازم للشئ 25– الذى وجد الخال
26– الذى قلقى الجام فى فم الفرس 27– الضعيف القلب 28– قاطع الخلا و هو العشب
29– موضع ببلاد بنى أسد 30– البرئ من التهمة
31–(کوئی معنی مذکور نہیں) لیکن ''طلح'' کی مناسبت سے شاید نرم گھاس مراد ہے۔

معانی قصیدہ معلم پطرس کرامہ (خاکہ نمبر۴):

جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ اس قصدہ ناظم وشاعر نے اپنا کوئی معنی مرادنہیں کیا ہے اس لئے ہم نے تخمینی طور پر سیاق وسباق کی روشنی میں مندرجہ ذیل معانی لکھنے کی کوشش کی ہے جن سے بہت حد تک اہل لغت وادب کو اختلاف کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ پھر بھی وہ معانی یہ ہیں:

1– الشأمة 2– العشق 3– البرق
4– الجبل / الصحراء 5– الذى ليس فى قلبه علاقة من حب 6– أخ لأم
7– الشأمة 8– البرد / الثوب 9– الرأية / اللواء
10– التصرف / حسن القيام على الشئ 11– الرجل السمح / الكريم الجواد
12– سيئ التصرف / الذى ليس فى قلبه علاقة من حب 13– الضعيف القلب
14– البرئ من التهمة 15– العشق 16– الرقيب
17– المقيم من مرض / الأعرج 18– الأحمق / الضعيف العقل / المتكبر المعجب بنفسه
19– الشأمة / حسن المخيلة 20– الأحمق 21– الفرس النحيف أو الضعيف
22– موضع معروف بنجد أو ببلاد بنى أسد / الجبل / الجبل الأسود / الأكمة الصغيرة
23– لا أنيس به 24– حسن القيام على الأمر 25– الملازم للشئ
26– اللجام / الفارغ

قبل اس کے کہ ان قصائد میں واقع لفظ خال کے معانی کی تحقیق لغت کی مشہور کتابوں سے کی جائے۔ ان

کے مشترکہ اور مفردہ معانی کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ بالتفصیل پیش کی جاتی ہے۔

قصائد اربعہ کے کل مشترک ومنفرد معانی (خاکہ نمبر۵:)

نمبر شمار	لفظ	معنی	ابن هشام	ابن بری	قسطنطینی	پطرس کرامہ
١	الخال	أثر الضرب	20			
٢	//	أحد الخيلان			8	
٣	//	الأحمق				20,18
٤	//	أخو الأم / أخ الأم	1	8	11	6
٥	//	أخو العشق / العاشق				15,2
٦	//	اسم للمكان		1		
٧	//	الأعرج	15			7
٨	//	الأعزب (العزب / من لا زوج له)		6	18	
٩	//	الأكمة الصغيرة			22	22
١٠	//	الذى ليس فى قلبه علاقة من حب			4	12,5
١١	//	الذى وجد الخال			25	
١٢	//	الذى يجعل الحاج فى فمه	19			
١٣	//	الذى يلقى اللجام فى فم الفرس			26	
١٤	//	البرد / البرود / البرود اليمانية			3	8
١٥	//	البرق			25	
١٦	//	برود اليمن الموشاة				3
١٧	//	البرئ من التهمة			30	14
١٨	//	ترخيم خالد			17	
١٩	//	التصرف (حسن التصرف)				10

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

۲۰	الحال	التوهم و الظن			14	
۲۱	//	الثوب				8
۲۲	//	الثوب الموشى				6
۲۳	//	ثوب يستر به الميت			20	
۲۴	//	الجبال / الجبل				22,4
۲۵	//	الجبل الأسود			21	22
۲۶	//	جبل معروب ببلاد بنى أسد	11		21	22
۲۷	//	جبل معروف بنجد	11		21	22
۲۸	//	الجمل العظيم	16			
۲۹	//	حسن القيام على الأمر				24,19
۳۰	//	حسن القيام على المال			19	
۳۱	//	حسن المخيلة			12	
۳۲	//	الحليف	10			
۳۳	//	(من) الخلاء		13,7,4	6	
۳۴	//	أو الخيلاء			6	
۳۵	//	أو المخالاة		13,7,4	6	
۳۶	//	الرأى	13			
۳۷	//	الرأية (و النظر: اللواء)	14			9
۳۸	//	الرجل السمح (أو: الكريم الجواد)	23			11
۳۹	//	الرجل الضعيف (و انظر: المنخوب الضعيف)	25			
۴۰	//	الرقيب	9			16
۴۱	//	الزمان الماضى (الماضى)	4	2		
۴۲	//	السحاب	7	12		

۴۳	//	السحابة العظيمة (أو العقيمة)	7	12		
۴۴	//	السيف	12			
۴۵	//	سيئ التصرف فى شئ				12
۴۶	//	الشأمة	5			19,7,1
۴۷	//	الصحراء				4
۴۸	//	ضرب من برود اليمن (و انظر: البرد ..الخ)	3			
۴۹	//	الضعيف العقل				19
۵۰	//	الضعيف القلب			27	13
۵۱	//	الطريق فى الرمل	24			
۵۲	//	الظن و التوهم (و انظر: التوهم و الظن)			14	
۵۳	//	العزب (و انظر: الأعزب)		6	18	
۵۴	//	العشب (الخلا)			28	
۵۵	//	العشق (أخو)				15,2
۵۶	//	الفارغ	19		23	26
۵۷	//	الفارغ القلب			23	26
۵۸	//	الفرس الضعيف				21
۵۹	//	الفرس النحيف				21
۶۰	//	فعل أمر من المتاركة			16,15	
۶۱	//	القاطع		16		
۶۲	//	قاطع الخلا			28	
۶۳	//	قاطع الطريق	22			
۶۴	//	القفار (و انظر: الصحراء و الطريق فى الرمل)	24			
۶۵	//	الكريم الجواد (و انظر: الرجل السمح)				11

Scanned with CamScanner

۶۶	//	لا أنيس به			1	23
۶۷	//	اللجام (و انظر : ما يجعل الحاج في فمه)				26
۶۸	//	اللواء		3	10	9
۶۹	//	الماضي (و انظر : الزمان الماضي)	4	2		
۷۰	//	المتقدم	4	2	7	
۷۱	//	المتكبر عجبا			9	
۷۲	//	المتكبر المعجب بنفسه			18	
۷۳	//	المطر الذي يتخيل في السحب			5	
۷۴	//	المقيم من مرض	18			17
۷۵	//	الملازم للشئ			24	25
۷۶	//	من لا زوج له (و انظر: الأعزب و العزب)	6		18	
۷۷	//	المنخوب الضعيف		9		
۷۸	//	موضع / الموضع (بلا تعيين)	2	15		
۷۹	//	موضع مرتفع (بلا تعيين)	8			
۸۰	//	موضع معروف ببلاد بني أسد			29	22
۸۱	//	معروف بنجد			29,2	22
۸۲	//	نور معروف بنجد			13	22
۸۳	//	نوع من البرود (و انظر: البرد و ضرب من البرد)		10		

اور کل معانی خواہ مشترک ہوں یا منفرد اور خواہ مکرر ہوں یا غیر مکرر ان کی کل تعداد خاکہ نمبر ۵/ پانچ کی تفصیل کے مطابق ۸۳/ تراسی ہے جس میں بہر صورت کمی بیشی کا پورا پورا امکان ہے، اور لغت و معاجم کی مشہور کسابوں سے ان معانی کی تحقیق مندرجہ ذیل ہے۔

(باقی آئندہ)

Scanned with CamScanner

''خال'' کے لغوی معانی

اور عربی کے چار اہم قصیدے

ابوالقاسم عبدالعظیم
جامعہ اثریہ دارالحدیث، مئو

(قسط/۳)

لفظ خال کے معنی کی تحقیق لغت ومعاجم کی کتابوں سے *

یہاں بنیادی طور پر یہ بتادینا کافی ہوگا کہ لفظ خال کے الف کے بارے میں میں اہل لغت ومعاجم کی دو رائیں ہیں، کچھ حضرات اسے واو اور کچھ دوسرے اسے یاء سے بدلا ہوا مانتے ہیں اسی وجہ سے ذیل کے معانی انہیں دونوں مادوں یعنی ''خول'' اور ''خیل'' میں مذکور ہیں۔ ابن فارس نے لکھا ہے: ''فأما الألف التى تجئ بعد الخاء فى هذا الباب فإنها لا يخلو من أن تكون ذوات الواو أو ذوات اليا'' (معجمہ مقاییس اللغہ: ص۲۷۷)

(۱) الخال: أخ لأم / أخــو الأم (ماموں) برادر مادر، ننیہالی رشتہ کے افراد جو نسبۃً ماں کے بھائی ہوتے ہیں، قریبی ہوں یا دور کے۔

کتاب العین، الصحاح ولسان العرب: ''خول''، الصحاح ولسان العرب: ''خیل''، القاموس المحیط: ''خال''

* آثار کے سابقہ شمارے میں قصائد اربعہ کی ترتیب کے مطابق ہر ایک میں استعمال شدہ خال اور اس کے معانی کے خاکے الگ الگ پیش کرنے کے ساتھ جملہ معانی پر مشتمل ایک پانچواں خاکہ بھی حروف تہجی کی ترتیب پر پیش کیا جاچکا ہے۔ اسی خاکہ نمبر (۵) میں مذکورہ معانی کی رعایت کرتے ہوئے اس بحث کا آغاز وانجام ہوگا۔ البتہ اشباہ معانی یا لوازم معانی جو کسی مناسبت سے اسی معنی مذکور سے تعلق رکھتے ہونگے بطور استدراک ذکر کئے جائیں گے۔ البتہ جو معانی تفصیل طلب ہونگے اور دوسرے نمبر کے ضمن میں ان کی بحث گذر چکی ہوگی تو اعادہ کے بجائے حوالہ پر اکتفا کیا جائے گا۔
یہاں یہ وضاحت پیش کردینی بھی مناسب ہوگی کہ مصادر کے لحاظ سے لغت کی اہم کتابوں کے مادہ ہائے لغویہ واشتقاقیہ ہی بطور حوالہ پیش کئے جائیں گے۔ البتہ جن کی کتابوں میں مادہ کا ذکر نہیں ہے، یا ان میں مادہ لغویہ واشتقاقیہ کا اعتبار نہیں ہے ان کے حوالے جلد اور صفحہ سے پیش کئے جائیں گے۔ اور بحسب اقتضائے تحقیق کہیں حوالے مقدم ہونگے اور الفاظ ومعانی کا ذکر بعد میں ہوگا، لیکن اکثر مقامات پر تفصیل کے بعد حوالے ذکر کئے جائیں گے تاکہ اس عظیم لغوی بحث سے بسہولت زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جاسکے۔

مراتب النحویین ص: ۳۴، المزہر ۱/۳۷۶۔

اسی سے ماں کی بہن یا اس کی ہم رتبہ عورت وغیرہ کو بھی ''خالہ'' کہتے ہیں، تفصیل وتمثیل کی حاجت نہیں۔
لیکن ہاں ماموں کو خال کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ابن فارس کہتے ہیں: ''فهو من قولك، خائل مال، إذا كان يتعده'' (المقاییس: خیل)

(۲) الخال: موضع / اسم للمكان والموضع (مکان یا جگہ کا نام) (متعین یا غیر متعین صورت میں)

لسان العرب ''خیل'' میں ہے: أتعرف أطلالا شجونك بالخال۔

نیز لکھتے ہیں: ''و قد تكون ألفه منقلبة من الواو'' یعنی خال کا الف کبھی واو کے بدلے میں آتا ہے، گویا اس تاویل کی بنا پر ''خال'' کی اصل اور اس کا مادہ ''خول'' ہے۔

(۳) الخال: نوع من البرود، یعنی ایک قسم کی چادر پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کی بُناوٹ اور بَناوٹ خواہ یمن کے علاقہ کی ہو یا کسی دوسرے مقام کی، وہ چادر نرم ہو یا غلیظ، منقش ہو یا غیر منقش۔ لیکن عام طور پر ہر تین صفات میں سے پہلی صفت پر اس کا اطلاق ہوتا تھا، شاید اسی پر ''خال'' کا اطلاق چہرہ کے خال یا تل سے مشابہت کی بنا پر ہوتا تھا۔

اہل لغت نے شماخ کا یہ شعر بطور استشہاد پیش کیا ہے:

و بردان من خال و سبعون درهما ... على ذاك مقروظ من القد ماعز

(الصحاح ولسان العرب ''خول'')

اور لسان العرب میں امرؤالقیس کا شعر بھی اسی معنی میں ہے، جس کا دوسرا مصرع یہ ہے:

و أكرعه و شى البرود من الخال

o یمن کے بعض نرم وملائم کپڑے کو بھی ''خال'' کہتے ہیں۔ کتاب العین ''خول'' میں ہے: ''ثوب ناعم من ثياب اليمن'' اور مشہور رجز گو شاعر عجاج کا یہ مصرع بطور استشہاد پیش کیا ہے:

و الخال ثوب من ثياب الجهال

لیکن محققین کے نزدیک خلیل بن احمد نحوی کا یہ استدلال عجاج کے مصرع سے درست نہیں، کیونکہ ان کے بقول لفظ ''خال'' یہاں تکبر یا کبر یا فخر وغرور کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ دیگر علماء لغت نے بھی خلیل کی تردید کی ہے جیسا کہ عنقریب آئے گا۔

Scanned with CamScanner

البتہ ''خال'' (ضرب میں برود الیمن) کے معنی میں درست ہے، مراتب النحویین ص: ۳۴، المز ہر: ۱/۳۷۶۔لسان العرب ''خیل'' میں یہ اضافہ بھی ہے ''ضرب من برود الیمن الموشیة ''یعنی یمن کی ایک قسم کی منقش چادر۔اور قاموس محیط ''خال'' میں ہے: ''برد یمنی''،یعنی مطلق یمنی چادر (متعین یا غیر متعین صورت میں)۔

اور تہذیب اللغۃ میں ابو منصور ازہری کہتے ہیں: ''هو من ثياب اليمن ''یعنی کوئی یمنی کپڑا۔انھوں شماخ کے مذکورہ شعر سے استشہاد کیا ہے (لسان العرب ''خیل'')

نیز مطلق نرم کپڑے کو بھی ''خال'' کہتے ہیں،قاموس محیط ''خال'' میں ہے:

الخال:الثوب الناعم۔

o میت کے پردہ کا کپڑا، یا مردہ کی چادر کو بھی ''خال'' کہتے ہیں،یعنی ''الثوب الذى تضعه على الميت تستره به ''(لسان العرب ''خیل''قاموس محیط ''خال'' مراتب النحویین ص ۳۵،المز ہر ۱/۳۷۶)

o اسی طرح ''خال'' مترس کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے،یعنی صلیب نما ڈنڈے پر قمیص یا قمیص نما کپڑا جو کھیتوں، کھلیانوں اور خصوصا سبزی کی کیاریوں میں چرند و پرند سے حفاظت کے لئے لگایا جاتا ہے،اسی ہیئت کذائی کو عربی میں ''خال'' یا فارسی میں مترس کہتے ہیں۔

المفردات فی غریب القرآن ''خول'' میں راغب اصفہانی لکھتے ہیں: ''ثوب يعلق فيخيل للوحوش ''۔

لیکن جوہری نے صحاح ''خیل'' میں اور انھیں کے حوالہ سے لسان العرب ''خیل'' میں یہ معنی لفظ ''خیال'' کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔صاحب قاموس نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

جوہری لکھتے ہیں: ''والخيال خشبة، عليها ثياب سود، تنصب للطير و البهائم، فتظنه إنسانا ''،اور استشہاد میں یہ شعر بھی پیش کیا ہے:

أخى لا أخالى بعده غير أننى　　　كراعى خيال يستطيف بلا فكر

لیکن امام لغت عبد الملک بن قریب الاصمعی نے یہی شاہد پیش کرتے ہوئے ''خیال'' کے معنی کی تعیین ان لفظوں میں کی ہے: ''خشبة توضع، فيلقى عليها الثوب للغنم إذا رآها الذئب ظن أنه إنسان ''اور اپنی بات کی تائید میں بحر رجز کا یہ شعر بھی نقل کیا ہے:

تخالها طائرة و لم تطر　　　كأنها خيلان راع محتظر

اور ''خیلان'' -جمع خیل- سے مراد ''ما ينصبه الراعى عند حظيرة غنمه '' ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ اصمعی اور جوہری کے درمیان تعین مراد میں کوئی اختلاف ہے، بلکہ اصمعی نے تو وہ معنی بتائے ہیں،اور جوہری کے معنی مذکورہ کی صراحت دو صدی پیشتر ان لفظوں میں کی ہے: ''كانوا ينصبون خشبا عليها ثياب سود تكون علامات لمن رآها، و يعلم أن ما داخلها حمى من الأرض، و أصلها أنها كانت تنصب للطير و البهائم و المزروعات لتظنه إنسانا، و لا تسقط فيه ''۔

اور جوہری نے اصمعی کی تائید ان لفظوں میں کی ہے: ''خيلت للناقة و أخيلت أيضا: إذا وضعت قرب ولدها خيالا ليفزع منه الذئب، فلا يقربه ''(المقاییس و الصحاح ''خیل'')

اسی لئے میرے خیال میں دونوں معنی درست ہیں کیونکہ جس غرض ونوعیت سے کاشتکار ''مترس'' لگاتا ہے، چرواہا بھی اسی غرض وغایت اور نوعیت سے لگاتا ہے،خواہ اس کے لگانے کی کیفیت باعتبار اغراض ومقاصد مذکورہ افقی ہو یا عمودی، یا درمیانی اور بین بین،اور خواہ سیاہ کپڑے کا لگایا جائے یا کوئی بھی رنگ وروپ کا لیکن عمومی طور پر جیسا کہ آج بھی دیکھا جاتا ہے کاشتکار اسے پھٹے پرانے کپڑوں ہی کا نصب کرتا ہے،کوئی صرف قمیص یا کرتے پر اکتفا کرتا ہے اور کوئی اسے پاجامہ بھی پہنا دیتا ہے، شاید اس لئے کہ ہوا میں اس کی لہراتی کیفیت حیوانات اور پرندوں کو یہ خیال دلائے کہ کوئی آدمی انہیں دوڑا رہا ہے۔

البتہ افسوس ہے کہ ان ائمہ لغت نے ''مترس'' کے سر کا ذکر نہیں کیا جس کی وجہ سے اس کی شکل مزید خوفناک ہوجاتی ہے، یعنی وہ سیاہ وسفید ٹیکی ہوئی ہانڈی جو اوپر بمنزلہ سر کے رکھی جاتی ہے اور بظاہر عام انسانوں کے لئے انجانے یا اندھیرے میں یا خصوصاً بچوں کے لئے عام حالات میں بھیانک اور ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے۔شاید ممکن ہے کہ قدیم زمانہ میں بلکہ ان ائمہ لغت کے زمانہ میں ''مترس'' بلا سر کے ہی نصب کیا جاتا رہا ہو۔لیکن راقم کا خیال ہے کہ مترس کے سیاہ وسفید ٹیکہ دار سر سے ہی خال بمعنی تل کی مشابہت قائم ہوتی ہے اس لئے اسی خصوصیت سے اس خال کا اطلاق ہوا ہو۔ واللہ اعلم

۴-الخال:الماضی (زمانۂ گزشتہ)

العینی ''خلو'':من قولهم: خلا، أى مضى ، فهو خال، نیز دیکھئے: مراتب النحویین ص ۳۴،المز ہر:۱/۳۷۶۔ کہتے ہیں: ''قرون خالیہ'' یعنی گزشتہ صدیاں، الغرض مطلق زمانۂ گزشتہ کو لفظ ''خلا'' سے تعبیر کرتے ہیں اور ''خالی'' اس سے اسم فاعل ہے۔کہا جاتا ہے: ''كان ذلك فيما خلا من الأيام ''(الألفاظ الکتابیہ ص ۶۱، جواہر الألفاظ ص ۱۵۳، لسان العرب ''خلو'' وغیرہ)

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

امرؤالقیس کے طویل قصیدہ کا مطلع ہے:

ألاعم صباحا أيها الطلل البالی و هل يعمن من كان فی العصر الخالی

(دیوان امرؤالقیس (ص:۲۷) مطبوعہ المعارف ۱۹۵۸ء)

۵-الخال: الشأمۃ (تل یا کالا دانہ جو بدن یا خصوصاً چہرہ پر دیدہ زیب معلوم ہوتا ہے، اور علامتِ حسن بھی ہے۔ فارسی شعراء کے نزدیک اسی خال کی اہمیت بہت ہے)

ابن فارس اسے واوی اور یائی دونوں مانتے ہوئے لکھتے ہیں: ''الخال الذی بالوجه هو من التلّون الذی ذكرناه. يقال منه: رجل مخيل و مخول. و تصغير الخال "خييل" فيمن قال: مخيل. و خويل فيمن قال: مخول''(المقاییس ''خیل'')

خلیل بن احمد کہتے ہیں: ''بثرة فی الوجه تضرب إلى السواد''اور جمع ''خیلان'' ہے (کتاب العین ''خول''، مراتب النحویین ص ۴۳، اور المزہر (۱/۳۷۶) میں ہے: الشامة فی الوجه۔

اکثر اہل لغت نے بلا تعیین چہرہ یا مطلق بدن پر واقع تل کو مراد لیا ہے۔

المفردات فی غریب القرآن "خول" میں ہے "شأمة فی الجسد"۔

لسان العرب ''خیل'' میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت کی صفت میں قدیم کتابوں میں وارد ہے: ''علیه خیلان''یعنی اس پر تل ہوں گے۔ اور ''خیلان'' لفظ ''خال'' کی جمع ہے اور وہ ''الشامة فی الجسد'' ہے۔

القاموس المحیط ''خال'' میں ہے: ''شامة فی البدن''۔

لسان العرب ''خیل'' میں ہے ''الخال'' الذی يكون فی الجسد''۔ اور ابن منظور نے بحوالہ ابن سیدہ اندلسی لکھا ہے: ''شامة سوداء فی البدن''، نیز یہ بھی لکھا ہے: ''وقيل: هی نكتة سوداء فيه، و الجمع: خيلان''۔

الصحاح ''خیل'' میں ہے ''الذی يكون فی الجسد، و يجمع على: خيلان''۔

اور لسان العرب ''خیل'' میں بحوالہ ابن بری مذکور ہے ''نكتة فی الجسد''۔

لیکن بعض اہل لغت نے ''خال'' اور ''شأمۃ'' کے معنی میں فرق کیا ہے۔

لسان العرب ''خیل'' میں ہے: ''يقال لما لا شخص له: شامة، و ماله شخص فهو: الخال''۔

یعنی اس سیاہ تل کا اگر حیز ذاتی بدن پر موجود ہو جیسے پھوڑا پھنسی وغیرہ تو وہ ''خال'' ہے، اور اگر حیز ذاتی موجود نہیں ہے بلکہ صرف داغ ہے تو ''شأمۃ''۔

عصر حاضر میں خال بمعنی شأمہ امراض جلدیہ میں شمار ہوا ہے (لسان العرب المحیط قسم المصطلحات ''خول'' بحوالہ معجم الألفاظ الطبیہ مؤلفہ ڈاکٹر قتیبہ شہابی)

اور خلیل بن احمد نے تیسرے معنی کی طرف اشارہ کیا ہے جو اس معنی سے قریب قریب ہے، لیکن اس سے مبائن ہے یعنی چوپایوں کے ساتھ مختص ہے، کہتے ہیں: ''كالظلع و الغمز فی الدابة، يقال: خال الفرس يخال خالا، و الفرس خائل''اور بطور استدلال یہ شعر پیش کی ہے:

نادوا الصريخ فردوا الخيل عانية تشكوا لكلال و تشكو من أذى خال

یا بعض دوسری روایت کے مطابق ''من حفا خال'' (کتاب العین ''خول'') اور دیکھو: تہذیب اللغۃ ولسان العرب ''خیل''۔

اور لسان العرب ''خیل'' بحوالہ ابن بری یہ بھی موجود ہے: ''ظِلُم فی الرجل''۔

۶-الخال: من لا زوج له (یعنی جس کا جوڑا موجود نہیں) یا العزب (من الرجال) یعنی بغیر بیوی کا آدمی، دوسرا معنی بلفظہ صاحب قاموس نے ''خال'' میں ذکر کیا ہے۔ اور شاید امرأوالقیس کا یہ شعر بھی اسی معنی میں ہے:

كذبت لقد أصبى على المرء عرسه و أمنع عرسی أن يزن بها الخالی

(دیوان امرئ القیس: ص ۲۸، أمالی القالی ۱/۱۹)

o اس پہلے معنی سے مشابہت رکھتا ہوا دوسرا معنی بھی بعض اہل لغت نے ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے: ''الرجل المنفرد المبرئ، و الذی يحب الخلی''(مراتب النحویین ص ۳۵، المزہر ۱/۳۷۶)

o اور اسی دوسرے معنی سے مشابہت تیسرے معنی کی بھی ہے جسے صاحب قاموس نے ''خال'' میں ذکر کیا ہے اور وہ ہے ''البرئ من التهمة''۔

۷-الخال: السحاب، یا: السحاب العظيمة (یا العقيمة) یعنی مطلقاً بادل کے معنی میں یا بادل مع بعض دیگر شرائط جن کی تفصیل آگے ہے:

الخال: السحاب (لسان العرب ''خیل''، مراتب النحویین ص ۳۵، المزہر: ۱/۳۷۶)

الخال: الغیم (لسان العرب ''خیل''، بحوالہ ابن بری) اور استشہاد میں یہ شعر ہے:

باتت تشيم بذی هارون من حضن خالا يضئ إذا ما مزنه ركدا

اور ملاحظہ ہو: الصحاح ''خیل'' مع اضافہ: ''و قد أخالت السحاب و أخيلت و خايلت إذا كانت ترجى المطر''۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

و قد أخلت السحاب و أخيلتها: إذا رأيتها مخيلة للمطر. و تخيلت السماء، أى: تغيمت و تهيأت للمطر۔

ابن فارس مزید لکھتے ہیں: ''و لا بد أن يكون عند ذلک تغير لون'' (المقاییس: خیل)

نیز صحاح ''خیل'' میں ابوزید انصاری (م-۲۱۵) کے حوالہ سے ہے: ''خيلت علينا السماء، إذا رعدت و أبرقت و تهيأت للمطر، فإذا وقع المطر ذهب اسم التخيل''۔

خلیل بن احمد کے قول کے مطابق لفظ ''خیال'' سے یہ معنی پیدا ہوتا ہے، کتاب العین ''خیل'' (۴/۴۰۵-۴۰۶) میں ہے: ''الخيال: غيم ينشأ يخيل إليک أنه ماطر، ثم يعدوک، فإذا رعد و أبرق فالاسم: "المخيلة"، فإذا ذهب غيما لم يسم "مخيلة"، و إن لم يمطر سمى خلبا''۔

اور اسی سے ہے: ''خيلت السماء: أغامت و لم تمطر''۔

لسان العرب ''خیل'' میں ہے: و السحاب الخيل و المُخَيِّلة و المَخَيَّلة: إذا رأيتها ما طرة۔

نیز یہ معنی بحوالہ تہذیب اللغہ مکرر وارد ہوا ہے: الخال، خال السحاب إذا رأيتها ما طرة''۔ صحاح ولسان ''خیل'' میں بحوالہ ابن السکیت (م-۲۴۴ھ) وارد ہوا ہے: ''ما أحسن مخيلتها و خالها، أى: خلاقتها للمطر۔

اور اسی کے برعکس ہے: والخال: سحاب لا یخلف مطرہ (لسان العرب ''خیل''، قاموس ''خال'')

لسان العرب میں یہ شواہد بھی پیش کئے گئے ہیں: پہلا شاہد یہ مصرع ہے:

مثل صحاب الخال سحا مطره

اور دوسرا شاہد صخر الغیؒ کا ہے: و يرفع للخال ريطاً كثيفاً

o لیکن اب تک اس بادل کی تفصیل مذکور ہوئی جو برسا اور برس کر کھل گیا، یا وہ بادل جس سے بارش کی امید ہوئی، مگر جس بادل سے بارش کی امید ہو اور نہ برسے، یا وہ بادل جس میں پانی ہی نہ ہو، اسے بھی خال کہتے ہیں۔

لسان العرب ''خیل'' میں ہے: ''الخال: السحاب الذى إذا رأيته حسبته ماطرا، و لا مطر فيه''

میرے خیال میں یہ وہ ہنگامی سفید بادل ہے جو ہر سال موسم میں دو چار بار آسمان میں چھا جاتا ہے، اور سب لوگ بارش کی امید لگا لیتے ہیں، لیکن کچھ دیر بعد دھوئیں کی شکل میں ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ مغربی رسم الخط کے مطابق ابن ہشام لخمی کے ''خال'' نمبر 7 پر بین السطور جو معنی لکھا ہے، اسے ''السحاب العقيمة'' بالقاف۔ ہی پڑھنا زیادہ درست ہے، کیونکہ مذکورین اہل لغت میں

سے کسی نے بھی ''السحاب'' کے علاوہ ''السحاب العظيمة'' -بالظاء المعجمة- سے تشریح نہیں کی ہے۔ اسی لئے سابقہ سطور میں ہم نے: ''السحاب العظيمة'' ظاہری اور اغلب رسم الخط کی بنیاد پر لکھ دیا ہے، اور قوسین میں العقیمہ بھی لکھا ہے۔

o بعض اہل لغت نے ''خال'' کے معنی ''برق'' بھی بتلائے ہیں، ملاحظہ ہو: لسان العرب ''خیل''، قاموس ''خال''۔ لیکن دیگر لوگوں نے اس کی تردید بھی کی ہے۔ ''لسان العرب'' میں ہے:

الخال: البرق، حكاه أبو زياد[۱]، و رده عليه أبو حنيفة[۲]

میرے خیال میں تردید کی کوئی وجہ نہیں۔ شاید برق و باراں کے تلازم کی وجہ سے یہ معنیٰ کیا گیا ہو، کیونکہ اس معنی کی صراحت دوسری نوعیت سے یعنی مجازاً امام اہل لغت کے یہاں مذکور ہے، چنانچہ ''خال'' سخی و کریم و جواد کے معنی میں ہے۔ خلیل کہتے ہیں: ''يشبه بالغيم البارق'' (کتاب العین ۴/۳۰۵)

اور لسان العرب ''خیل'' میں ہے: ''يشبه بالغيم حين يبرق''۔

مزید تفصیل کے لئے اس سلسلہ کا نمبر ۲۳ ملاحظہ ہو۔

اور ابھی چند سطور پہلے ''خال'' کے بعض اشتقاق کی تصریح میں رعد و برق کا لفظ گزر چکا ہے۔

۸- الخال: موضع مرتفع (یعنی اونچی جگہ)

لغت میں یہ معنی مذکور نہیں، البتہ اس جیسے دیگر معانی موجود ہیں، دیکھو تفصیل کے لئے سلسلہ نمبر ۱۱

۹- الخال: الرقیب (رقیبِ عشق، یا بمعنی عام محافظ)

پہلا معنی لغت مذکور نہیں، دوسرے معنی کے لئے دیکھو سلسلہ نمبر ۳۳۔

۱۰- الخال: الحلیف (یعنی معاہد)

کہتے ہیں فلان قبیلہ فلاں کا حلیف ہے، یعنی دونوں خاندان کے درمیان کچھ خاص نکات پر معاہدہ ہوا ہے۔ مذکورہ معنی کی بھی کوئی صراحت نہیں، شاید مجازاً استعمال ہوا ہو۔ لہٰذا ملاحظہ ہو سلسلہ نمبر ۳۳۔

---

[۱] ابوزیاد اللغوی (متوفی ۲۱۵ھ) کتاب الإبل کے مصنف ہیں اور ابوزیاد الکلابی نام سے مشہور ہیں (الدراسات اللغویۃ عند العرب: ص ۱۹۹)

[۲] ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا (متوفی ۱۵۰ھ) مشہور فقہی مجتہد مراد نہیں۔ بلکہ ابوحنیفہ احمد بن داؤد دینوری لغوی مراد ہیں جن کی وفات سن ۲۹۰ھ کے حدود میں ہوئی ہے، لغت وعلوم کی دسیوں کتابیں تالیف کیں (بغیۃ الوعاۃ: ۱/۳۰۶)

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

۱۱-الخال: الجبال (یعنی پہاڑ، یا انواع واقسام کے پہاڑ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے):

المقاییس ''خیل''، مراتب النحویین ص ۳۵، المز ہر ۱/۶/ ۳۷ میں ہے: ''الجبل الأسود'' کالا پہاڑ۔

لسان العرب ''خیل''، قاموس محیط ''خال'' میں ہے: ''الجبل الضخم'' بڑا اور بھاری بھرکم پہاڑ۔

قاموس محیط ''خال''، مراتب النحویین ص ۳۵، المز ہر ۱/۶/ ۳۷ میں ہے: ''الأکمة الصغیرة'' چھوٹا ٹیلہ یا پہاڑی۔

معجم ما استعجم ۲/۴۸۴ میں ہے: ''أکیمة صغیرة'' بہت چھوٹا ٹیلہ یا بھیٹا یا پہاڑی اور بطور استشہاد کثیر عزہ کا یہ شعر پیش کیا ہے:

وعَدَّتْ نحو أیمنها و صدت عن الکثبان من صعد و خال

بعض مخصوص پہاڑوں کے نام بھی ''خال'' ہیں:

دثینہ یا مدینہ کے ایک پہاڑ کا نام ''خال'' ہے۔ لسان العرب ''خیل'' میں ہے: ''والخال: اسم جبل تلقاء المدینة'' اور اس شعر سے استشہاد کیا ہے:

أھاجک بالخال الخمول الدوافع و أنت لمھواھا من الأرض نازع

لیکن غالباً لسان العرب میں غلطی سے الدثینہ کے بدلے مدینہ وارد ہو گیا ہے۔ صحاح ''خیل'' اور قاموس محیط ''خال'' میں بعینہ یہی عبارت اور یہی شاہد پیش کیا ہے اور ''تلقاء الدثینة'' کا لفظ مذکور ہے اور ''دثینہ'' عدن کے اطراف میں ہے۔ لسان العرب ''دثن'' میں ہے: ''الدثینة: ناحیة قرب عدن'' لھا ذکر فی حدیث أبی سبرة النخعی''۔

نیز ''دثینہ'' یا ''دفینہ'' بنی سلیم کی ایک منزل بھی ہے (لسان العرب ''دثن'' بحوالہ ابن السکیت)

اور جزیرۃ العرب میں واقع قبیلہ غطفان کے علاقہ میں ایک پہاڑ کا نام بھی ''خال'' تھا، جہاں قبیلہ بنی اسد اور قبیلۂ بنی غطفان کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔

معجم ما استعجم (۲/۴۸۴) میں ہے: ''جبل ببلاد غطفان، و ھو الذی اختلفت عندہ أسد و غطفان'' اور بطور استشہاد امرؤ القیس کا یہ شعر پیش کیا ہے:

دیار لسعدی دارسات بذی خال ألح علیھا کل أسحم ھطال

قبیلۂ عبس وذبیان کے مابین بھی کوئی صلح ''خال'' ہی کے مقام پر کوئی تھی۔ جو غالباً انھیں کے علاقہ میں واقع

تھا، اور ممکن ہے یہ ''خال'' بھی کوئی پہاڑی ہی ہو۔ ابن بری کے قصیدہ کا بارہواں شعر ملاحظہ ہو۔

معلم پطرس کرامہ کے اکیسویں شعر کے مطابق ملک شام میں دمشق کے مشرق جانب کسی پہاڑ یا پہاڑی کا نام بھی ''خال'' ہی ہے۔

۱۲-الخال: السیف (یعنی تلوار)

لغت میں یہ معنی مذکور نہیں، حتی کہ قدامہ بن جعفر نے جواہر الألفاظ (ص ۲۵۳-۲۵۴) میں ''باب اسماء السیوف'' کے تحت بھی یہ معنی ذکر نہیں کیا۔

۱۳-الخال: الرأی (یعنی رائی ومشورہ)

اہل لغت کے یہاں یہ معنی اگرچہ موجود نہیں، لیکن اسی سے قریب تر معنی: گمان اور وہم یعنی ''الظن و التوھم'' موجود ہے۔

قاموس محیط ''خال''، مراتب النحویین ص ۳۵، المز ہر ۱/۶/ ۳۷ میں ہے اور حسن ظن کو ''خال'' اور اس کے مشتقات سے تعبیر کرتے ہیں، نیز دیکھو: جواہر الألفاظ ص ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۸۹۔

۱۴-الخال: الرأیة/اللواء (یعنی علم، پرچم، جھنڈا، پھریرا وغیرہ)

الخال: اللواء (کتاب العین ۴/۳۰۵، لسان العرب ''خول'' بحوالہ جوہری)

الخال: لواء الجیش (صحاح ولسان ''خول'' بحوالہ ابن بری) لیکن ابن فارس اس معنی کا سبب یہ لکھتے ہیں: و ھو إما من تغیر الألوان، و إما أن الجیش یراعونہ و ینظرون إلیہ کالذی یتعھد الشیٔ (المقاییس: خیل)

الخال: اللواء یعقد للأمیر (لسان العرب ''خیل'' قاموس محیط ''خال'')

الخال: اللواء یعقد لولایة والی۔

ابو منصور ازہری نے تہذیب اللغۃ میں یہ معنی بیان کرتے ہوئے مزید تفصیل بھی درج کی ہے، لکھتے ہیں: ''و لا أراہ سمی خالا إلا لأنہ کان یعقد من برود الخال'' اور اعشیٰ کا یہ شعر بطور استشہاد پیش کیا ہے:

نقیم لھا سوق الجلاد و نفتلی بأسیافنا حتی نوجہ خالھا

یعنی خال بمعنی پرچم مجازاً استعمال ہوا ہے۔ غالباً یہ پرچم ''خال'' کپڑا، جس کی تفصیل سلسلہ نمبر ۳ کے تحت گذر چکی ہے، سے ہی بنایا جاتا ہے، لہٰذا اسی پر اطلاق کر دیا گیا (دیکھو، لسان العرب ''خول'' و ''خیل''، دیوان الاعشیٰ ص ۳۰۷)۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

۱۵-الخال: الاعرج (لنگڑا)

لغات مشہورہ میں یہ معنی مذکور نہیں۔

۱۶-الخال: الجمل العظیم (بڑا یا زبردست اونٹ)

الخال: البعیر الضخم (لسان العرب ''خیل''، قاموس محیط ''خال''، مراتب النحویین ص ۳۵، المزہر ۳۷۶/۱)۔

لسان العرب میں بطور شاہد: ''و لکن خیلانا علیها العمائم'' پیش کرتے ہوئے یہ توضیح کی ہے، ''شبهم بالإبل فی أبدانهم، و أنهم لا عقول لها'' گویا ان کی مثال احمق و بلید سے دی ہے۔

لیکن ''خال'' اونٹوں کی ایک خاص قسم کو کہتے ہیں جس کی صراحت فیروز آبادی نے کی ہے اور وہ ہے ''الخال: الفحل الأسود من الإبل'' (قاموس محیط ''خال'' دومرتبہ) یعنی سیاہ نر اونٹ جو جوان اور جفتی کے لائق ہو چکا ہو۔

۱۷-الخال: ....

کوئی معنی مذکور نہیں، لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے لفظ خال اس جگہ مندرجہ معانی نمبر ۸ یا نمبر ۱۱ کے مترادف ہے۔ ملاحظہ ہوں سلسلہ نمبرات مذکورہ۔ البتہ ''سنامه'' کے اوپر بین السطور ''ذروته'' مکتوب ہے۔

۱۸-الخال: المقیم من مرض۔ جو بسبب مرض کہیں جا نہ سکے۔

مذکورین اہل لغت نے اس معنی کی صراحت نہیں کی ہے البتہ اسی کے مشابہ معنی ''الملازم للشیٔ'' آگے ہم ذکر کریں گے (دیکھو سلسلہ نمبر ۳۶) (جاری)

فتاوی سلفیہ کا بقیہ

..........تفریق کرالے، اور تفریق کے بعد اپنی حسب مرضی دوسرا نکاح کسی مرد صالح دیندار سے باذن ولی کرلے، اس وقت اس کو پورا اختیار حاصل ہے۔ کسی کو روک ٹوک کرنے کا حق نہیں ہے۔ هکذا حکم الکتاب، و الله أعلم بالصواب.

حررہ أبو المعالی محمد علی الفیضی الموی الأعظمی

عفر له و لوالدیه

۲۰/ جمادی الثانیہ ۱۳۳۸ھ

Scanned with CamScanner

''خال'' کے لغوی معانی
اور عربی کے چار اہم قصیدے

ابو القاسم عبد العظیم
جامعہ اثریہ دار الحدیث، مئو

(قسط ۴)

۱۹- الخال: الذی یجعل الحاج فی فمه (یعنی نکیل وغیرہ جو اونٹ کے منھ میں پیوست ہوتی ہے)

ظاہری معنی سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے، لیکن اہل لغت نے کوئی صراحت نہیں کی ہے۔ البتہ لفظ ''خلال'' کا معنی علماء لغت کے یہاں اسی نوعیت سے موجود ہے۔

لسان العرب ''خلل'' میں ہے: ''الخلال: عود یجعل فی لسان الفصیل لئلا یرضع، و لا یقدر علی المص'' اور امرؤ القیس کا یہ شعر بطور استشہاد پیش کیا ہے:

فکر إلیه بمبراته كما خل ظهر اللسان المجر

و قد خله يخله خلا، و قيل: خله، شق لسانه، ثم جعل فيه ذلك العود، و فصيل مخلول: إذا غرز خلال أنفه لئلا يرضع أمه، و ذلك أنها تزجيه إذا أوجع ضرعها الخلال۔

خلیل بن احمد نے اس معنی کی وضاحت مختصر لفظوں میں اس طرح کی ہے: ''والخلال: اسم خشبة أو حديدة يخل بها'' (کتاب العین ۴/۱۴۰)

اور ابو علی القالی کہتے ہیں: ''خل الفصيل يخله خلا: إذا جعل فی أنفه عوداً لئلا يرضع'' (أمالی القالی ۱/۱۹۴)

خلیل کی تصریح سے معلوم ہوا کہ ''خلال'' لوہے کا ہو یا لکڑی کا، اگر ایک ہی مقصد اور ایک ہی انداز سے استعمال کیا جاتا ہے تو چیز ایک ہی ہے۔

اسی طرح لفظ ''خال'' گھوڑے کی لگام کو بھی کہتے ہیں (قاموس ''خال'') اور یہ معنی ''الذی یجعل الحاج فی فمه'' کے عموم میں داخل ہے۔

لیکن اس بحث کا حاصل ہمارے نزدیک یہ ہے یہاں لفظ ''خال'' صرف تخفیف کے لئے لام ساکن سے بولا جاتا ہے، ورنہ در اصل وہ مضاعف لفظ ہے، اور ان کا مادہ (خ ل ل) ہے اس لئے در حقیقت اس کا لام مشدد ہے، مخفف نہیں ہے۔ واللہ أعلم

Scanned with CamScanner

۲۰-الخال: أثر الضرب ''مار پیٹ کے آثار'' یعنی (گوہیا، ساٹھ اور نشان وغیرہ) اہل لغت کے یہاں اس کی بھی تفصیل موجود نہیں، غالباً ''توسمت فیه خالا من الخیر'' وغیرہ مجازاً واقع ہوا ہے (ملاحظہ ہو سلسلہ نمبر ۳۴)

۲۱-الخال: الفارغ:

قاموس محیط ''خال'' میں ہے: ''الخال: الرجل الفارغ من علاقة الحب'' یعنی وہ شخص جو عشق و محبت اور اس کے مبادیات سے نا آشنا ہو، لیکن یہاں ابن ہشام لخمی کے قصدہ میں اونٹوں کا عشق سے خالی ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ہاں ظاہر ہے کہ اونٹ سامان سے خالی ہو اور اس پر مال وغیرہ نہ لدا ہو تو رہزنوں سے قافلہ محفوظ ہوتا ہے اور بہ امن وامان راستے طے کرتا ہے۔

یا پھر ہمیں یہ توجیہ کرنی پڑے کہ حیوانات اور چوپائے بھی انسانوں کی طرح عشق و محبت سے آشنا ہوتے ہیں یا اس سے خالی الذہن ہوتے ہیں، مثال کے طور پر حماسہ کا یہ شعر پیش کیا جاسکتا ہے:

و أحبها و تحبنی   و تحب ناقتها بعیری

۲۲-الخال: قاطع الطریق (یعنی رہزن یا راہزن) اہل لغت کے یہاں یہ معنی مذکور نہیں۔

۲۳-الخال: السمح الجواد (صاحب مروت، سخی، وشریف آدمی)

الخال: الرجل الجواد (مراتب النحویین ص ۳۵، المزہر ۱/۳۷۶)

الخال: السمح الجواد، یشبه بالغیم البارق (کتاب العین ۴/۳۰۵)

الخال: الرجل السمح یشبه بالغیم حین یبرق، أو تشبیها بالخال و هو السحاب الماطر (القاموس المحیط ''خال'' لسان العرب ''خیل'' بحوالہ تہذیب اللغۃ مولفہ ابو منصور ازہری)

عربی میں مشہور مثل بھی ہے: ''أری خالا و لا أری مطرا'' یضرب لکثیر المال الذی لا یصاب منه خیر (مجلة الجندی المسلم، ربیع الاول سنہ ۱۴۰۵ھ)

یعنی ایسا مالدار شخص جس سے کسی خیر کی امید نہ ہو، کیونکہ ''خال'' اس بادل کو کہتے ہیں جس سے بارش کی امید ہو مگر نہ برسے (ملاحظہ ہو ''خال'' نمبر ۱۷)

۲۴- الخال: الطریق فی الرمل / القفار (یعنی ریگستانی راستہ یا صحرا و چٹیل میدان)

لغت میں ''خال'' کے تحت اس معنی کی صراحت نہیں، بلکہ لفظ ''خلل'' اس کا ماخذ ہے، گویا یہ لفظ ''الخال'' - بہ تشدید لام - اسم فاعل ہے۔ غالباً یہاں پر بطور تخفیف استعمال ہوا ہے۔ یا شاعر کا سہو ہے۔ اور اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ آخری شعر کا شاعر مجہول شخص ہے ورنہ ابن ہشام لخمی جیسے امام لغت سے یہ امید نہ تھی کہ ایسی فاش غلطی کرتا، بہر حال بین السطور کے معنی کے مطابق تفصیل یہ ہے:

الخال: طریق فی الرمل (صحاح، لسان العرب، أمالی القالی "خلل" ۱/۱۹۴)

لسان العرب اور صحاح میں یہ تفصیل بھی مذکور ہے کہ تذکیر و تانیث میں یہ لفظ برابر ہے اور بطور تمثیل کہا جاتا ہے ''حقیقة خل'' ''أفعی صریمة'' کے طور پر۔

لسان العرب ''خلل'' بحوالہ ابن بری یہ شعر مذکور ہے:

سألتک إذ خباء ک فوق تل   و أنت تخله بالخل خلا

''الخل'' سے مراد ''الطریق فی الرمل'' ہے، اور ''خلا'' سے مراد الذی یصطبغ به ہے۔ اور شعر کا مطلب یہ ہے: ''سألتک خلا أصطبغ به؛ و أنت خباء ک فی هذا الموضع من الرمل''۔

اور بحوالہ ابن سیدہ اندلسی یہ مرقوم ہے: ''الخل: الطریق النافذة بین الرمال المتراکمة'' اور بطور استشہاد یہ شعر ذکر کیا گیا ہے:

أقبلتها الخل من ثوران مصعدة   إنی لأزری علیها و هی تنطلق

اور ابن سیدہ نے اس کی توجیہ یہ بیان کی ہے۔ ''سمی خلا لأنه یتخلل، أی: ینفذ''

لیکن دراصل یہ الفاظ اور یہ تشریح ابن سیدہ کی نہیں بلکہ خلیل بن احمد کی ہے اور ابن سیدہ نے استدلال کا شعر اضافہ کیا ہے۔ دیکھو (کتاب العین ۴/۱۴۰) ''خلل''۔

اور بعض اہل لغت نے اس ریگستانی راستہ کی نوعیت بھی بیان کی ہے:

الخل: الطریق بین الرملتین۔

الخل: طریق فی الرمل أیاً کان اور استدلال اس مصرع سے کیا ہے:

من خل ضمر حین ها باودجا

اور اسی سے ''الخلة'' ہے جو ''الرملة الیتیمة المنفردة من الرمل'' کے معنی میں ہے۔

۲۵-الخال: الرجل الضعیف / المنخوب الضعیف (یعنی کمزور شخص) تفصیل یہ ہے:

الخال: الرجل الضعیف القلب و الجسم (قاموس محیط ''خال'')

الخال: المنخوب الضعیف (مراتب النحویین ص: ۳۴، المزہر ۱/۳۷۶)

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

دیگر اہل لغت کے یہاں یہ معانی مادہ ''خـــلـــل'' کے ضمن میں بہ تفصیل مذکور ہیں (ملاحظہ ہو: کتاب العین ۴/۱۴۰-۱۴۱۔ امالی القالی ''خلل'' ۱/۱۹۳، جمهرة اللغة و الصحاح و لسان العرب و قاموس محيط ''خلل'' وغیرہ۔

بعض اہل لغت کے یہاں مادہ ''خال'' کے تحت یہ معنی مذکور ہونے سے پچھلے معنی کی طرح ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ ابن ہشام لخمی کے قصیدہ کے الحاقی بیت میں بھی شاعر نے وہی فاش غلطی کی ہے کہ مادہ ''خلل'' کے لفظ کو مادہ ''خال''، ''خول'' یا ''خیل'' سے مشتق کر دیا ہے۔

۲۶-الخال: من الخيلاء (بمعنی تکبر)

الخال: الكبر اور اسی طرح ''خیل'' و ''خیلاء'' وغیرہ (لسان العرب ''خیل'')

کہا جاتا ہے: ''هو ذو خال'' یعنی ذو كبر، (صحاح و لسان العرب ''خیل'' قاموس محیط ''خال'')

اور زید بن عمرو بن نفیل کی حدیث میں ہے: ''البر أبقى لا الخال''، أي: الكبر '' یعنی نیکیاں باقی رہنے والی ہیں نہ کہ تکبر۔

مشہور رجز گو شاعر عجاج نے بھی یہی معنی مراد لیتے ہوئے کہا ہے:

و الخال ثوب من ثياب الجهال   و الدهر فيه غفلة للغفال

(الصحاح و لسان العرب ''خیل'')

خلیل بن احمد اور دیگر علمائے لغت نے بھی ''خال'' کو اسی معنی میں مراد لیا ہے۔ کہتے ہیں: ''رجل خال و مختال، أي: شديد الخيلاء'' اور بطور استشہاد یہ مصرع پیش کیا ہے:

إذا تجرد لا خال و لا بخل

(کتاب العین ۴/۳۰۴ ''خول'' تہذیب اللغۃ والصحاح ولسان العرب ''خیل'' مراتب النحويين ص: ۳۴، المزہر ۱/۳۷۶)

لیکن خلیل بن احمد کو اس مقام پر عجاج کے مذکورہ شعر کے ظاہر معنی سے یہ وہم ہو گیا کہ ''خال'' یمن کے کپڑوں میں سے کوئی نرم کپڑا ہے اور ''ثوب ناعم من ثياب اليمن'' کے لفظ سے تشریح کی ہے۔

یہاں تک تو خلیل کی بات ہم بھی تسلیم کرتے ہیں اور پچھلے صفحات میں ہم نے اس دعویٰ پر دلیلیں بھی قائم کر دی ہیں۔ البتہ خلیل کے اس وہم کا استدراک جسے ابو منصور ازہری نے کیا ہے، ہمیں بہت پسند آیا اور اس مسئلہ میں ہماری رائے بھی ازہری کی رائے کے موافق ہے۔ ازہری کہتے ہیں: ''و كان الليث جعل الخال هنا ثوبا و

إنما هو الكبر'' (تہذیب اللغۃ ولسان العرب ''خیل'')

اس موقع سے ہم اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دینا کافی سمجھتے ہیں کہ لیث سے مراد ''لیث بن مظفر بن نـصـر بـن سـیـار'' (متوفی حوالی ۱۸۰ھ) ہیں۔ نضر بن شمیل (م-۲۰۳ھ) اور ان کے متبعین مثلاً ابو حاتم سجستانی (م-۲۵۵ھ) ابو علی قالی (م-۳۵۶ھ) ابو منصور ازہری (م-۳۷۰ھ) وغیرہ کتاب العین کی نسبت انھیں لیث بن مظفر کی طرف کرتے ہیں نہ کہ خلیل بن احمد کی طرف، برخلاف قدیم و جدید لغوی محققین کے کہ وہ کتاب العین کی نسبت خلیل کی طرف کرتے ہیں اور اسے انھیں امام لغت کی تالیف شمار کرتے ہیں اور یہی درست ہے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ: المزہر ۱/۷۶-۹۷، مقدمہ کتاب العین لأستاذنا الدکتور عبداللہ درویش، مقدمہ کتاب العین از مہدی مخزومی و ابراہیم سامرائی ۱/۱۸-۲۷۔ مقدمۃ الصحاح ص: ۶۱-۱۷۰، الدراسات اللغویۃ عند العرب ص: ۲۳۵-۲۴۵، محاضرات فی المعاجم العربیۃ لأستاذنا الدکتور عبدالحمید محمد ابو سکین ومعہ الدکتور شعبان عبدالعظیم ص: ۲۹-۴۰ وغیرہ)

و رجل خال، معجب بنفسه متكبر (لسان العرب ''خیل'' قاموس محیط ''خال'')

اور لسان العرب میں بحوالہ ابن سیدہ اندلسی یہ تفصیل بھی مذکور ہے: ''رجل خال و خائل و خال على القلب. و مختال و أخائل و ذو خيلاء: معجب بنفسه، متكبر''۔

والخال: الاختیال اور بطور استدلال جمیح بن طماح اسدی کا یہ شعر بھی ہے:

و لقيت ما لقيت معه كلها   و فقدت راحي في الشباب و خالي

۲۷-الخال: من الخلاء (خلا و ملا یعنی پر اور خالی کے معنی میں)

یعنی یہ لفظ ''خال'' ابن بری کے قصیدہ میں ''خلاء'' سے مشتق ہے۔ بنابریں صیغۂ اسم فاعل ہے اور معنی ظاہر ہے اور جملہ اہل لغت کے یہاں مذکور بھی ہے۔ خود خلیل بن احمد لکھتے ہیں:

خلا يخلو خلاء، فهو خال، و الخلاء من الأرض: قرار خال لا شئ فيه (کتاب العین ''خلو'' ۴/۳۰۶)

لہٰذا اشتقاق مذکور سے تفصیلی معنی کے بیان کی حاجت نہیں۔

البتہ قاموس محیط میں مادہ ''خال'' کے ضمن میں یہ معنی مذکور ہے۔

الخال: الموضع الذي لا أنيس به۔ اور مراتب اللغويين ص: ۳۴ والمزہر ۱/۳۷۶ میں اسی اشتقاق سے ''المکان الخالی'' کے معنی میں واقع ہوا ہے۔

Scanned with CamScanner

۲۸-الخال: من المخالات (یعنی مقابلہ یا مخالفت کے معنی میں)

لسان العرب ''خیل'' کی طرح مراتب النحویین ص: ۳۵ اور المزہر ۱/۲۷۶ میں بھی یہ معنی مذکور ہے، لیکن خلیل بن احمد کہتے ہیں: ''خالیت فلانا: إذا صارعته'' (کتاب العین ''خلو'' ۴/۳۰۷) گویا مخالات، مصارعت اور کشتی کے معنی میں وارد ہوا ہے۔ دیکھو: لسان العرب ''خلو''۔ یا مخالفت کے معنی میں جیسے: ''خالانی فلان، ای: خالفنی'' (کتاب العین ''خول'' ۴/۳۰۵)

۲۹-الخال: ......کوئی معنی مذکور نہیں لیکن واضح ہے کہ ابن بری کے گیارہویں شعر میں: ''خالا علی خال'' سے ایک ہی معنی مراد ہے جو بظاہر راستہ یا صحرا مراد ہے۔

۳۰-الخال: القاطع.

اہل لغت کے یہاں یہ معنی مذکور نہیں، لیکن ابن بری کے آخری شعر میں ''مہند'' کی صفت واقع ہوا ہے، گویا وہ شمشیر براں کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل کے دوران ''خال'' کے چند اور معانی بھی لغت کی کتابوں میں ملے ہیں۔ بطور استدراک تسلسل کے ساتھ انھیں بھی سپرد قلم کیا جاتا ہے:

۳۱-الخال: الدابۃ (بمعنی چوپایہ)

ملاحظہ ہو: (مراتب النحویین ص: ۳۴، المزہر ۱/۳۷۶)

دابہ سے متعلق ایک تفصیل نمبر ۶ کے تحت گزر چکی ہے۔

۳۲-الخال: نبت، أو نبات (گھاس یا پودا)

الخال: نبت، لہ نور، معروف بنجد (قاموس محیط ''خال'') یعنی نجد میں اگنے والی کلی دار گھاس۔

دیگر اہل لغت کے نزدیک ''نبت'' یا اس کے مترادف معنی میں ''خلی'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ کتاب العین ''خلو'' (۴/۳۰۷) میں ہے: ''و الخلی مقصور، هو: الحشیش''۔

اور کتاب ''المنقوص والممدود (ص: ۱۸، نمبر ۹) میں ہے: الخلا، علی وجهین (أی: مقصوراً وممدوداً): کل ما اختلیته بیدک من البقل فذلک مقصور یکتب بالیاء. و الخلاء من الخلوة، ممدود، یکتب بالألف''۔

گویا ''خلی'' گھاس ہے اور ''خلاء'' معنی گزشتہ نمبر ۲۷ کا ہے۔ مکہ مکرمہ کی حرمت اور اس کے احکام کی حدیث

میں ہے: ''لا یتخلی خلاها، و لا یعضد شجرها'' تفصیل وتشریح کے لئے دیکھو ہماری عربی کتاب: ''خطة الیهود و الشیعة حول الحرم المکی'' اور اردو کتاب: ''حرمین شریفین کا تقدس'' مطبوعہ ہما۔

۳۳-الخال: الصاحب (یعنی کسی چیز کا مالک، یا اس کے ہم معنی میں) تفصیل ذیل ملاحظہ ہو:

الخال: الصاحب (لسان العرب ''خول'' قاموس محیط ''خال'')

لسان العرب میں بحوالہ تہذیب اللغہ مذکور ہے: ''من خال هذا الفرس، أی: من صاحبها'' اور اسی معنی میں یہ شعر بھی ہے:

یصب لها نطاف القوم سرا   و یشهد خالُها أمر الزعیم

اور اسی طرح سے ہے:

ألا لاتبالی الإبل من کان خالها   إذا شبعت من قرمل و أثال

اور اسی معنی سے قریب تر ''خال'' کا اختصاصی معنی یہ بھی ہے کہ بہترین محافظ، عمدہ نگہبان۔ جملہ اہل لغت نے اجمالاً وتفصیلاً یہ معنی ضرور بیان کئے ہیں اور ان سب کا خلاصہ ہے:

الخال: الرجل الحسن القیام علی ماله (مراتب النحویین ص: ۳۵، المزہر ۱/۳۷۶)

الخال: الرجل الحسن المخیلة بما یتخیل فیه (القاموس المحیط ''خال'')

و إنه لخال مال، و خائل مال، و خول مال، أی: حسن القیام علیٰ نعمه یدیره و یقوم علیه (الصحاح، لسان العرب، راغب ''خول'' لسان العرب ''خیل'' قاموس محیط ''خال'' وغیرہ)

''فلان خائل مال، أی: حافظه و راعیه و صلحه، و قد خال المال یخوله خولا و هو یخول علی أهله: یرعی علیهم أغنامهم و یکفیهم''۔

اور اسی سے ہے:

فلا تحسبن أنی لأمک خائل

و خوّله الله الشیٔ، أی: ملکه إیاه (الصحاح واساس البلاغۃ ''خول'')

۳۴-الخال: السمة و العلامة (یعنی چیزوں کی علامت وپہچان اور نیکی کے آثار ونشانات)

الخال: ماتوسمت فیه من الخیر (قاموس محیط ''خال'' لسان العرب ''خیل'')

''تخولت فی فلان خالا من الخیر، و اختلت فیه خالا، أی: رأیت فیه مخیلته و أخلت

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

و توسمت، و التخول: التفرس ''(کتاب العین ''خول'' ۳۰۶/۴، الصحاح ولسان العرب ''خول'' و ''خیل'' قاموس محیط ''خال'')

۳۵-الخال: الخلافة (قاموس محیط ''خال'')

۳۶-الخال: الملازم للشیٔ یعنی مکان وزمان یا کسی شی کی پابندی۔ اور اسی معنی میں ہے: ''خلأت الناقة خلاء، أی: لم تبرح مکانها تعسرا منها'' (قاموس محیط: خال)۔

اور کبھی انسانوں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر ایک ہی جگہ مقیم رہے۔ خلیل بن احمد کہتے ہیں: ''و قد یقال للإنسان: خلا یخلو خلوا: إذا لزم مکانه فلم یبرح'' (کتاب العین ''خلو'' ۳۰۸/۴)

۳۷-الخال: جنین کاذب (عورت کو حمل کا احساس ہو مگر حمل نہ ہو) عصرِ حاضر کی طبی اصطلاح ہے (لسان العرب ''خول''، قسم المصطلحات)

۳۸-اردو میں ''خال'' بہ تکرار شاذ و نادر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اور اب آخر میں یہ وضاحت کیے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ ''خال'' کے معانی اگر چہ ہماری شماریاتی تحقیق و ترتیب کے مطابق ۳۸ ہوئے۔ لیکن اگر حقیقی طور پر مفردات لغت کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان معانی کی تعداد معمولی فرق کے ساتھ سیکڑہ سے کم مذکور نہیں ہوئی اور جب کہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ انسان، حیوان، نباتات اور دیگر انواع و اقسام کی چیزوں پر لفظ ''خال'' کا اطلاق اسماً یا صفةً یا مشابہةً ومجازاً ہوتا ہے، لہٰذا بجا طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ معاجم الألفاظ، معجمات المعانی اور اختصاصی لغتوں کے مطالعہ سے ہمیں اس کے اور بھی بہت سے معانی فراہم ہو سکتے ہیں جو فی الحال ہمارے مطالعہ اور مصادر تحقیق سے خارج ہیں اگر چہ مقالہ کی اس اشاعت دوم نے قسطنطینی نحوی اور معلم پطرس کے قصائد کی فراہمی سے بہت سے معانی کا اضافہ کر دیا ہے جیسا کہ سابقہ صفحات میں خاکوں سے ظاہر ہو چکا ہے۔ اور ایک عجیب وغریب بات یہ ہے کہ خالد کی ترخیم کے طور پر بھی قسطنطینی نحوی کے قصیدہ کے ایک شعر میں خال کا استعمال ہوا ہے۔ هذا، و صلی الله علی نبینا محمد و آله و صحبه و سلم، و الحمدلله رب العالمین۔

مصادر ومراجع:

☆ ابن درستویہ: عبداللہ الجبوری، مطبعة العانی، بغداد، طبعہ ۳، ۱۹۷۴ء

☆ أساس البلاغة: زمخشری، جاراللہ أبوالقاسم محمود بن عمر، تحقیق: عبدالرحیم محمود، دارالمعرفة بیروت ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

☆ الأعلام: الزرکلی، خیرالدین، طبعة ۳، بیروت ۱۹۶۹ء

☆ إقلید الخزانہ: عبدالعزیز المیمنی، لاہور ۱۹۲۷ء

☆ الألفاظ الکتابیہ: الہمدانی، عبدالرحمٰن بن عیسی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء

☆ أمالی القالی: أبوعلی إسماعیل بن القاسم البغدادی، تحقیق: محمد عبدالجواد الأصمعی، دارالکتاب العربی، بیروت، تصویر از دارالکتب المصریہ

☆ إیضاح المکنون فی الذیل علیٰ کشف الظنون: اسماعیل پاشا بغدادی، دارالعلوم الحدیثہ، بیروت

☆ بغیة الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة: السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن تحقیق: محمد أبوالفضل إبراہیم، طبعة ۲، دارالفکر، بیروت ۱۳۹۹/۱۹۷۹۔

☆ تاج اللغة وصحاح العربیة: الجوہری، إسماعیل بن حماد، تحقیق: أحمد عبدالغفور عطار، طبعة ۲، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء

☆ تاریخ الأدب العربی: بروکلمان، تعریب: عبدالحلیم النجار، دارالمعارف، مصر، القاہرہ ۱۹۶۸ء

☆ تاریخ النقد الأدبی فی الأندلس: ڈاکٹر محمد رضوان الدایہ، دارالانوار، بیروت ۱۹۶۸ء

☆ تراجم مشاہیر الشرق فی القرن التاسع عشر: جرجی زیدان، دارمکتبة الحیاة - بیروت

☆ التکملة لکتاب الصلة: ابن الأبار، تحقیق: عزت العطار الحسینی، مطبعة السادة، القاہرہ ۱۹۵۵ء

☆ جواہر الألفاظ: أبوالفرج قدامہ بن جعفر البغدادی، تحقیق: محمد محی الدین عبدالحمید طبعة ۱، دارالکتب العلمیة بیروت ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

☆ الدراسات اللغویة فی الأندلس: رضا عبدالجلیل الطیار، وزارة الثقافة والاعلام جمہوریہ عراق، ۱۹۸۰م

☆ الدرر الکامنة فی أعیان المأة الثامنہ: ابن حجر عسقلانی، طبعة ۱، حیدرآباد، دکن، ۱۳۵۰ھ

☆ سیبویہ إمام النحاة: کورکیس عواد: مطبوعات المجمع العلمی العراقی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

☆ الصاحبی فی فقه اللغة: ابن فارس، أبوالحسین أحمد، تحقیق: السید أحمد صقر، عیسی البابی الحلبی، قاہرہ ۱۹۷۷ء

o الصحاح = تاج اللغة وصحاح العربیة

o العین = کتاب العین

☆ القاموس المحیط: الفیروزآبادی، مجدالدین محمد بن یعقوب، مطبوعات دارالفکر، بیروت

☆ کتاب العین: خلیل بن احمد الفراہیدی، تحقیق: ڈاکٹر عبداللہ درویش (الجزء الاول) مطبعة العانی، بغداد، ۱۹۶۷ء

Scanned with CamScanner

☆ کتاب العین: خلیل بن احمد الفراہیدی، تحقیق: مہدی مخزومی و ابراہیم سامرائی، مطبوعات وزارۃ الثقافہ و الاعلام، جمہوریہ عراق ۱۹۸۰-۱۹۸۲

☆ کشف الظنون: حاجی خلیفہ، تحقیق: یاتقایاوالکلیسی، وکالۃ المعارف استنبول ۱۹۴۱، تصویر: دارالعلوم الحدیثہ، بیروت

☆ لسان العرب: ابن منظور الإفریقی، اعداد و تصنیف: یوسف خیاط وندیم مرعشلی دارلسان العرب، بیروت

☆ لسان العرب (المصطلحات العلمیہ والفنیہ): اعداد و تصنیف: یوسف خیاط وندیم مرعشلی، دارلسان العرب، بیروت

☆ مجلّہ الجندی المسلم: وزارۃ الدفاع والطیران، الریاض، سعودی عرب

☆ مجلۃ معہد المخطوطات العربیہ: القاہرہ، مصر

☆ مجلۃ المورد: وزارۃ الثقافۃ والاعلام، جمہوریہ عراق

☆ محاضرات فی المعاجم العربیۃ: ڈاکٹر عبدالحمید محمد ابوسکین وشعبان عبدالعظیم، (مطبعۃ الأمانۃ) مصر ۱۹۷۸ء

☆ مراتب النحویین: أبوالطیب اللغوی، تحقیق: محمد أبوالفضل إبراہیم، القاہرہ ۱۹۵۵ء

☆ المزہر فی علوم اللغۃ وأنواعہا: السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن، تحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم وغیرہ، دارالفکر بیروت

☆ المطرب من اشعار اہل المغرب: ابن دحیۃ، تحقیق: إبراہیم الأبیاری، المطبعۃ الأمیریہ القاہرہ ۱۹۵۴ء

☆ المطرب فی اشعار اہل المغرب، ابن دحیہ الکلبی، تحقیق: مصطفیٰ عوض الکریم، الخرطوم، سوڈان ۱۹۵۴ء

☆ معجم قبائل العرب القدیمہ والحدیثہ: عمر رضا کحالہ، طبعۃ ۳، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

☆ المفردات فی غریب القرآن: راغب اصفہانی، تحقیق: محمد سید گیلانی، دارالمعرفۃ، بیروت

☆ مقدمۃ الصحاح (تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ) أحمد عبدالغفور عطار مکی، طبعۃ ۲، ۱۴۰۴ھ، ۱۹۸۲ء، تصویر از طبعۃ ۱، القاہرہ ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء

☆ المنقوص والممدود: فراء نحوی، ابوزکریا یحییٰ بن زیاد الکوفی، تحقیق: عبدالعزیز المیمنی، دارالمعارف بمصر: القاہرہ، ۱۹۷۷ء

☆ ہدیۃ العارفین: اسماعیل پاشا البغدادی، وکالۃ المعارف، استنبول ۱۹۸۱ء، تصویر: دارالعلوم الحدیثہ، بیروت

☆ الوافی بالوفیات: صلاح الدین الصفدی، تحقیقات فباون، دمشق، بیروت ۱۹۵۹ء-۱۹۶۲ء

☆ وفیات الأعیان: ابن خلکان، تحقیق: محمد محی الدین القاہرہ ۱۹۴۸ء

☆ وفیات الأعیان: ابن خلکان، تحقیق: إحسان عباس، بیروت، ۱۹۶۸ء۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner